خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

پیامِ حیاء

شمارہ نمبر
37

شوال المعظم 1445ھ
APRIL 2024

تمام عالم اسلام کو
عید مبارک

عید مبارک کا مقصد

اہلِ غزہ کی عید

PAYAM-E-HAYA

مضامین	صفحہ نمبر
قرآن وحدیث	3
حمد(فخر صابری)	4
نعت(بنت اسلم)	5
عید مبارک کا مقصد(حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب)	6
مشورے کی عادت ڈالیں(مفتی زبیر اشرف عثمانی صاحب)	8
اہل غزہ کی عید(فاطمہ سعید الرحمن)	9
دینی مدارس کا کردار(ابو محمد)	11
اب کے عید ایسے منایئے گا(سیدہ ناجیہ شعیب احمد)	13
عید مبارک کب آئے گی(عذرا خالد)	15
عید مبارک خوشی کا دن(عمارہ فہیم)	18
خواتین کے مسائل(مفتی عقیل منیر صاحب)	20
بتاؤبن ہمارے عید تم کیسے مناؤ گے(نظم)	21

مضامین	صفحہ نمبر
اپریل فول اخلاقی ومعاشرتی تناظر میں(شاکر فاروق)	22
جلد کی گھریلو کلینزنگ(ام مریم)	24
عید اور خاندانی میٹھا(صدیقہ ابراہیم)	25
شکر گزار بنیں(سیمار ضوان)	27
پکوان	28
عید النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنتیں(زوجہ محمد اقبال)	29
دل کی دنیا(فاطمہ طارق)	30
عیدی(بریرہ محمد طیب)	32
ذرا توجہ فرمائیں(حفصہ فیصل)	33
لاپرواہی کہیں یا قسمت کا لکھا(صدیقہ ابراہیم)	35
یوم الجائزہ(صدیقی کاندھلوی)	37
تبصریں	38
عید میں غریبوں کو ضرور یاد رکھیں(اسد اللہ)	39

پیام حیاءٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ عمارہ فہیم
ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

Published at
www.Darsequran.com

القرآن

”ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا(ا) جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اور روزہ رکھنا چاہے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں وہ چاہتا ہے تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس طرح کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔“

(بقرہ، آیت ۱۸۵)

الحدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں بجائے ابوابِ جنت کے ابوابِ رحمت کھول دیئے جانے کا ذکر ہے۔“

(مشکوٰۃ، کتاب الصوم، ص:۱۷۳)

حمدِ باری تعالیٰ

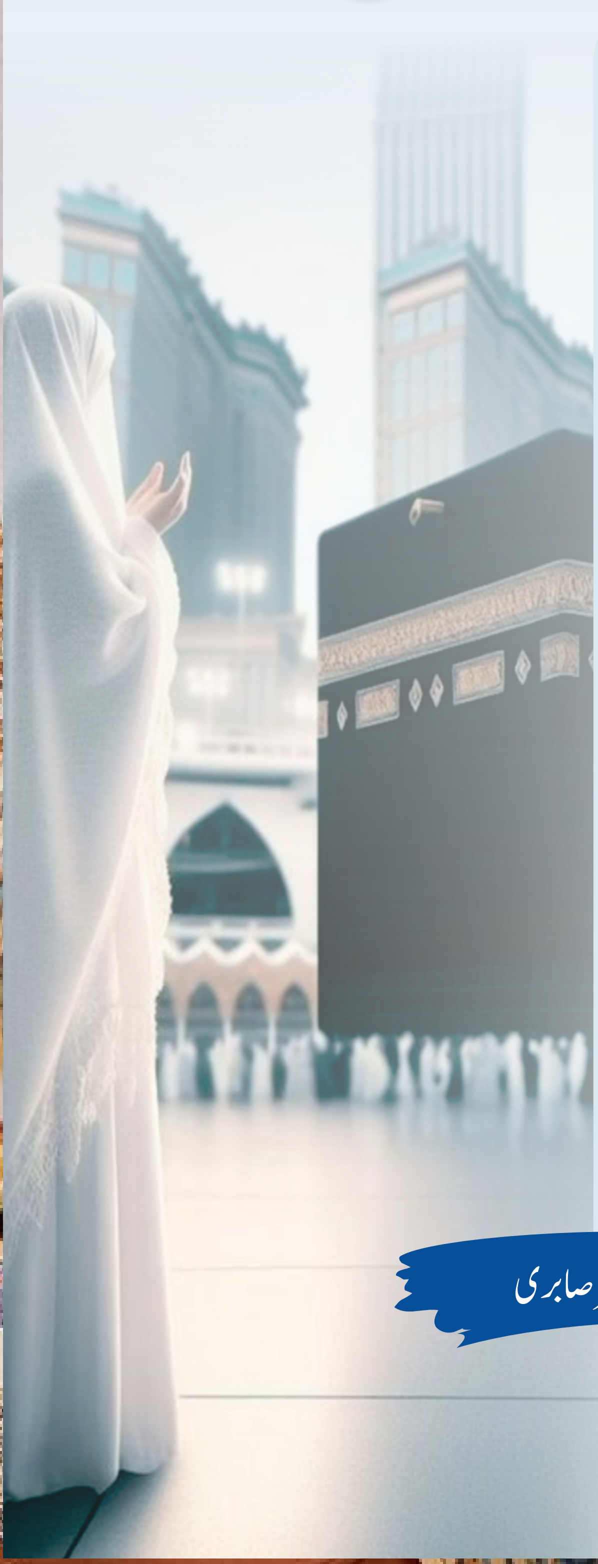

کرم کی ابتدا ہے تو، رحم کی انتہا ہے تو
شہنشاہ لولاک ہے، ہر چیز پر قادر ہے تو
تیری نعمتیں، تیری عنایتیں سب کیلئے ہیں
کسی ایک کا نہیں، رب کائنات ہے تو
تیرے ہی در پہ آتا ہے دنیا کا ہر سوالی
خالی لوٹا ہے کوئی نہ کسی کو لوٹنے دیتا ہے تو
تیری عظمتیں کمال ہیں، میں ہوں بے خبر
مولا بخش دے مجھے موڑ لے اپنی طرف تو
مالک دو جہاں ہے تو خالق کائنات بھی
میرے مولا سب کو پالنے والا رازق ہے تو
تیرے بے نیازی بھی لاجواب ہے مولا
پنے بھرے خزانوں سے ہمیں نوازتا ہے تو
تیرے محبوب ﷺ کا امتی ہوں میں یارب
محشر میں بھرم رکھ لینا رسوا نہ ہونے دینا تو

فخر صابری

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے محسن میرے رہبر میرے آقا میرے آقا
انا اعطینا ک الکوثر میرے آقا میرے آقا

دنیا والوں نے دیکھا ہے میدانِ عمل میں روز و شب
کہتے رہے صدیقِ اکبر میرے آقا میرے آقا

جس شجر کو آپ نے بلوایا وہ شجر بھی حکم بجالایا
گویا خود کہتا ہو چل کر میرے آقا میرے آقا

دعوت کے فریضے کو سمجھو اے امت آقا کچھ سوچو
وہ وادیِ طائف کا منظر میرے آقا میرے آقا

خوش قسمت لوگوں نے دنیا بھر کے لوگوں کو پیغام دیا
ایمان ہے آخری پیغمبر میرے آقا میرے آقا

جن آنکھوں نے دیکھا آقا بنتِ اسلم وہ کہتے تھے
ہر حسن و جمال سے بالاتر میرے آقا میرے آقا

بنتِ اسلم

عید مبارک کا مقصد

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

یہ عید کا دن ہے۔ لوگ غسل کر کے نئے کپڑے پہن رہے ہیں۔ خوشبو لگا رہے ہیں۔ پورے مہینے کے معمول کے بالکل برخلاف آج نمازِ فجر کے بعد ناشتہ بھی کر رہے ہیں۔ رمضان کے دنوں سے فرق واضح ہو رہا ہے۔

تکبیراتِ عید "اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" کا حمدیہ ترانہ زیرِ لب پڑھا جا رہا ہے۔ لوگ عید گاہوں کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ نمازِ عید ادا ہو رہی ہے۔ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ہر طرف مسرت ہے۔ شادمانی ہے۔ ہر چہرے پر تبسم ہے۔

ہر سال ہم اس طرح عید مناتے ہیں مگر کبھی ہم نے سوچا کہ یہ عید کیوں منائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو عیدیں عطا فرمائی ہیں۔ پہلی عید الفطر جو رمضان کے روزے رکھنے کی مسرت میں نصیب ہوئی ہے۔ دوسری عید الاضحیٰ جو قربانی کی سنت کو زندہ کرنے کے لیے ایامِ حج میں منائی جاتی ہے۔ دونوں عیدیں مذہبی رنگ لیے ہوئے ہیں۔ دنیا کی باقی قومیں اپنے تہوار نفس کی عیاشی، موج مستی اور دھما چوکڑی کر کے مناتی ہیں۔ ناچ گانا، شراب نوشی، آتش بازی، اچھل کود اور بے ہنگم رقص کر کے مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ایسے ہنگاموں میں انسانی جانیں بھی ضایع ہو جاتی ہیں۔ خوشی کے اظہار کے یہ طریقے غیر عقلی اور غیر اخلاقی ہیں جن میں منہمک ہو کر انسان حیوانیت کی سطح پر پہنچ جاتا ہے۔ اسلام غم اور خوشی دونوں میں اعتدال کے ساتھ انسان کو سلامتی کی راہ پر لے کر چلتا ہے۔ پس اسلام نے عید کو بندگی کا عنوان بنا دیا، انسان کو خوشی کی حالت میں، خوشیاں دینے والے خالقِ ارض و سماء کے سامنے سر جھکا کر حقیقی مسرت سے آشنا ہونے کا راستہ بتا دیا۔

عید خوشیوں کا دن ہے۔ محبت و مواسات کا دن ہے۔ ان خوشیوں میں معاشرے کے نادار اور مستحق افراد کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اس لیے صدقہ فطر واجب کیا گیا ہے۔ اگر سب لوگ اپنی زکوٰۃ اور صدقہ فطر ادا کرنے کا معمول بنا لیں تو اسلامی معاشرے میں کوئی فاقہ کش ڈھونڈے نہ ملے۔ گھر والوں کا پیٹ بھرنے میں ناکامی کی وجہ سے خودکشیاں کرنے اور دوا نہ ہونے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ کر مر جانے کے المناک واقعات رونما ہوں۔

ہمارے معاشرے کا چلن بڑا بے رحمانہ ہے۔

عید سے کئی دنوں بلکہ ہفتوں پہلے عورتوں اور بچوں کا جم غفیر مع مرد صاحبان کے، بازاروں پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایک نہیں کئی کئی جوڑے بنائے اور خریدے جاتے ہیں۔ ہر چیز نئی لی جاتی ہے۔ ایک ایک فرد اپنے بننے سنورنے پر ہزاروں خرچ کر ڈالتا ہے۔

مگر اسی معاشرے میں وہ یتیم بھی ہیں جن کے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں۔ وہ کچرا چن کر یا بے گار میں محنت

جھیل کر ایک وقت کی روٹی کھاتے ہیں۔ اسی معاشرے میں وہ بیوائیں بھی ہیں جو اپنی عزت کی حفاظت کرنا اور وقار سے جینا چاہتی ہیں مگر انہیں انسانی اخلاق سے گرے ہوئے سلوک کا سامنا ہر قدم پر ہوتا ہے۔ اسی معاشرے میں وہ بوڑھے بھی ہیں جنہیں سہارے کی ضرورت ہے مگر کوئی ان کا سہارا بننے کے لیے تیار نہیں۔

آخر کوئی یہ بوجھ اپنے سر کیوں لے! ہر ایک کو دنیا میں جنت کے مزے لینے ہیں۔ ہم میں قناعت ختم ہو چکی ہے۔ ہم میں سے ایک فرد کی خواہشات اتنی ہے کہ قارون کی دولت انہیں پورا کرنے سے قاصر ہے۔

للہ! اس ذہنیت کو بدلیے۔ دوسروں کے لیے جینا سیکھیے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ یہی روزے کا مقصد ہے کہ ہم قربانی اور محنت و ریاضت کی زندگی جینا سیکھیں۔ ہم فضول خرچی کر کے عید پر لاکھ چمکیں دمکیں، شاید اگلی عید ہمیں نصیب نہ ہو۔ ہمارے مرتے ہی دنیا والے چار دن میں ہمیں بھلا دیں گے۔ ہمارا بیش قیمت فاخرانہ لباس ہمیں کوئی ممتاز حیثیت دلا سکتا ہے نہ ہماری آرائش و زیبائش۔ دنیا میں نیک نامی ہو یا آخرت کی کامیابی۔ راستہ ایک ہی ہے کہ اسلامی اخلاق کو ہم اپنا شعار بنا لیں۔

عید اسی اخلاق کو زندہ کرنے کا دن ہے۔ آج ہم روٹھے ہوئے کو منالیں۔ جن کا کوئی حق ہے، وہ ادا کر دیں۔ ادا کرنا ممکن نہ ہو تو پاؤں پکڑ کر معاف کرالیں۔ آج ہم غریب کو عزت دیں۔ آج ایک دن بلکہ ایک وقت کے لیے ہی سہی، اپنے نوکر، اپنے ڈرائیور، اپنے باورچی کو ساتھ بٹھا کر عمدہ کھانا کھلا دیں۔ ان کے بیوی بچوں کے لیے کھانا پارسل کر دیں۔ اپنے دس دس سوٹوں کا ہدف کم کر کے، ان بے چاروں کو ایک ایک سوٹ مہیا کر دیں۔

غزہ اس وقت لہولہان ہے۔ ہمارے لاکھوں بھائی، بہنیں اور بچے پریشان، بے کس، بے آسرا اور بے گھر ہیں۔ یہ لوگ کن غموں سے گزر رہے ہیں۔ علاج اور میٹھے پانی سے محروم ہیں۔ ان کی خبر گیری کون کرے گا۔ پھر بھی کئی امدادی ادارے ایسے کٹھن محاذ پر سرگرم ہیں۔ ان سے تعاون بھی تو ہمارے ہی ذمے ہے۔ اگر ہم اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کر دیتے ہیں تو پھر واقعی ہماری عید عید کہلانے کی مستحق ہے۔ کیوں کہ یہی عید کا پیغام اور یہی اس کا مقصد ہے۔

آخر میں ایک اہم بات۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ عید کی نماز میں بچوں کو ہم ساتھ تو لے جاتے ہیں مگر انہیں نماز کا طریقہ سکھاتے ہیں نہ اس دن کی دینی اہمیت سے آشنا کراتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ عید سے دو تین دن پہلے ہی ہم بچوں کو نماز عید کا طریقہ عملی مشق کے ذریعے سکھا دیں اور بچوں کو یہ بھی بتا دیں کہ یہ کونسی نماز ہے اور کیوں پڑھی جاتی ہے۔ بچوں کو اہتمام کے ساتھ نمازِ عید کے لیے ساتھ لے جانا چاہیے کہ تاکہ وہ بھی اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کی اجتماعیت کا نظارہ کریں۔ بچپن کے یہ تاثرات ساری زندگی ذہن پر نقش رہتے ہیں۔

مشورے کی عادت ڈالنی چاہیۓ

مرتب کردہ: عائشہ فیض

(درس قرآن ڈاٹ پر مفتی زبیر اشرف عثمانی صاحب کا بیان)

مشورہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ مشورہ کر کے کام کریں۔ اس کام میں اللہ رب العزت نے بڑی برکت رکھی ہے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ترجمہ: "اپنے معاملات کے اندر مشورہ کیا کرو۔ اور قرآن کریم میں فرمایا، ترجمہ کہ ان لوگوں کے کام آپس میں باہمی مشاورت سے ہوتے تھے "تو جہاں نقصان ہوتا ہے وہ ہوتا ہے خود رائی کی بنیاد پر اپنی رائے کو اپنانا اپنی رائے کو بڑا سمجھنا اپنی بات کو اوپر رکھنا۔ یہ بہت سارے لوگوں میں یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ہم نے تو یہ کہا تھا ہماری بات نہیں سنی گئی، ہم نے یہ موقف بنایا تھا ہمارے موقف کو اہمیت نہیں دی گئی، تو جہاں کہیں یہ ذاتیات آتی ہے وہاں کام کو 'بہت' زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ مشورہ کر کے چلیں اور اپنا تشخص اپنی ذاتیات اجتماعی کاموں میں اس کو اجاگر کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اصل جو کام ہے، جو مقصود ہے اس اصل مقصود اور کام کو اپنانے کی اور اس کو حاصل کرنے کی فکر کریں۔

جب یہ بات ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کام کے اندر بہت برکت پیدا فرماتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں ماضی کے اندر بڑے بڑے کام جتنے ہوئے۔ مثال کے طور پر ختم نبوت کا کام ہوا۔ کتنا بڑا کام، کتنا بڑا "فتنہ" تھا، قادیانیت کا خاتمہ کیا، لیکن ہمارے علمائے کرام نے جب اس "ختم نبوت" کے لئے کام شروع کیا تو آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ ختم نبوت کے کام میں کسی ایک کو نہیں سہرا پہنایا جا سکتا کہ کسی ایک نے یہ کارنامہ انجام دیا بلکہ سب کی مشترکہ محنت تھی۔ تمام جماعتوں کی، تمام مسالک کی، تمام افراد کی اور سب نے اس میں اپنا حصہ ڈالا۔

تو ایسے مشترکہ کام جب ہو جیسے اب یہ فلسطینی کا کام چل رہا ہے تو فلسطین کے کام میں ہم اگر کوئی ریلی نکالیں ہم کوئی اپیل کریں تاجر برادری سے تو ہمیں ہمارا موقف، مشترکہ ہو ہم یہ کہیں کہ ہم سب مکاتب فکر کے علماء تمام علماء اس شہر کے مل کر یہ بات کرتے ہیں۔ اور اگر اونچی سطح کے اوپر ہو تو بہت بڑی بات ہے۔ اس لئے بہت ہی خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے مشترکہ معاملات میں ہم لوگوں کی آپس کی مشترکہ رائے آنی چاہیے۔

اہلِ غزہ کی عید

فاطمہ سعید الرحمن

جب سکرین پر نظر پڑے تو دیکھیں غزہ پر صہیونی درندگی، اسرائیلی حیوانوں کا "غزہ" پر خونی حملے کر دینا اور دیکھیں شہید ہونے والے بچوں کی دل دکھاتی تصویریں، اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والوں کے عزیز و اقارب اور رشتہ دار کس طرح غم سے نڈھال ہیں۔ کس طرح آہ وزاری کر رہے ہیں۔ دل دہلا دینے والی تصویریں دیکھ کر صہیونیوں کی درندگی اور عالمِ اسلام کی بے بسی پر آنسو بہائے بغیر نہ رہا جاتا ہے۔

۷ اکتوبر سے اب تک چھ ماہ کے عرصہ میں ہمارے سامنے بیسیوں تصاویر آئی ہیں۔ یہ تصویر ایک معصوم سی بچی کی ہے۔ اس بچی کے سر، ناک اور منہ سے خون بہہ رہا ہے۔ اس کی دونوں ٹانگیں شدید زخمی ہیں اور یہ ایک تباہ حال گھر کے سامنے ڈھیر پر پڑی ہے۔ بچی کی دونوں آنکھیں کھلی ہیں اور اس کا لباس تار تار ہے۔ بچی کی یہ تصویر زبانِ حال سے ۵۷ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو بہت کچھ کہہ رہی ہے۔ ایک تصویر میں دو سال کے گلاب سے بچے کی گردن سے خون بہہ رہا ہے۔ اس کے والدین ہسپتال لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن صہیونیوں نے ان پر میزائل داغا جسے زخمی بچہ، ماں باپ سمیت شہید ہو جاتا ہے۔ یہ لاش عالمی ضمیروں سے سوال کناں ہے: "میرا جرم کیا ہے؟" ایک اور تصویر میں صہیونیوں کی غزہ کے اسپتال پر فضائی بمباری سے شہید ہونے والے ۸۰ بچوں کی سفید کپڑوں میں لپٹی لاشیں رکھی ہیں۔ کفن سے بچوں کا منہ کھلا رکھا ہوا ہے۔ ان کے چہرے اتنے خوبصورت ہیں کہ دل پیار کرنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ اسلامی دنیا کے ۵۸ ممالک اور سوا ارب مسلمانوں سے پوچھ رہے ہیں کیا یونہی ہمیں مسلا جاتا رہے گا اور تم خاموش تماشائی بنے رہو گے؟

"عرب حکمرانو! تاریخ سے سبق حاصل کرو۔" ایک تصویر میں ایک بوڑھی خاتون، اپنی گود میں دو زخمی بچیوں کو لیے پریشان و حیران کھڑی ہیں۔ پس منظر میں اسرائیلی درندوں کی وحشیانہ بمباری سے وسیع علاقے میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اس کے گھر سے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ بوڑھی خاتون بڑی حسرت سے اپنے گھر کو دیکھ رہی ہے جو جل رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے اس کا سارا خاندان شہید ہو چکا ہے۔ صرف یہ دو نواسیاں یا پوتیاں باقی رہ گئی ہیں۔ وہ بوڑھی خاتون زبانِ حال سے کہہ رہی ہے: "منصف ہو تو اب حشر اُٹھا کیوں نہیں دیتے؟"

ان دردناک واقعات، ہزاروں شہداء، سینکڑوں زخمیوں اور ملبے تلے دب ہوئے لاشوں کے باوجود رمضان المبارک میں ایک تصویر یہ بھی دیکھی کہ مسجد کے ملبوں میں جگہ کو کشادہ کر کے مہذب طریقہ سے ہزاروں کی تعداد میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں، ایک وڈیو یہ بھی دیکھی کہ دو معصوم بچے حفظ قرآن کا سبق ایک دوسرے کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا رہے ہیں، تو کہیں زخمی باپ اپنے معصوم بچوں

کولے کر افطاری کے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر رب کے حضور آہ وزاری کر رہے ہیں۔

وحشی درندوں نے الشفاء ہسپتال کئی دنوں بعد خالی کیا اسکی تصویر دیکھیں ذرا بچوں خواتین کی لاشوں سے بھرا پڑا ہے، بہت سے شہداء کے اعضاء نکالے گیے ہیں، بچوں کی لاشیں کتے بھنبھوڑتے رہے ظالم اسرائیلی ان کے ساتھ سیلفیاں لے رہے ہیں۔

آہ! دل کانپ گیا کہ ہزاروں افراد لاپتہ ہیں جن میں اکثر خواتین ہیں غالب گمان یہی ہے انہیں اسرائیلی درندوں نے زیادتی کا نشانہ بنانے کے لیے اٹھالیا ہے۔

اس ساری بربریت کے باوجود غزہ میں عید آئی گی جس حالت کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے سحری کئی دنوں کی بھوک سے غزہ میں روزہ رکھنے اور افطاری جنت الفردوس میں شکم سیر کرنے پر ایمان کامل رکھا ہوا ہے۔ نمازیں قائم کی ہوئی ہیں، قیام الیل کی پابندی کی ہے، تلاوت قرآن پاک، حفظ کتاب اللہ کی درس گاہوں کو آباد رکھا ہوا ہے۔ محاصرے اور جنگ کے باوجود غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع جبالیہ قصبے میں ایک نشست میں ۱۰۰ حافظ، قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں۔

یہ دیکھیں ذرا! خان یونس میں دجالی فوج کے انخلا کے بعد عید بازار سج گیا۔ خالی جیبوں، غم زدہ دلوں اور عظیم جنگی تباہی کے سائے غزہ والوں کے لیے عید الفطر کی آمد سے قبل فلسطین اسکوائر مارکیت "الصحا" اور عمر المختار اسٹریٹ کے اندر کا منظر جو مکمل طور پر تباہی ہو چکی ہیں اور لوگوں نے عارضی دوکانیں بنائی ہیں تاکہ غزہ کے لوگ عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں کیا اب بھی آپکو لگتا ہے کہ آپکے غم اہل غزہ سے زیادہ ہیں اسلئے آپ نے عید کی خوشیوں کو خود پر حرام کرلیا ہے۔ جبکہ اللہ نے ان خوشیوں کو آپ پر حلال کیا ہے)۔

عید کا دن تباہ شدہ عمارتون اور خیموں میں بھی آئے گی، عید تو غزہ میں بھی آئے گی لیکن اس عید کا احساس لہو جما دیتا ہے۔

ہائے فلسطین کے ہیرے رُل گئے اور دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئے ہیں۔

دینی مدارس کا کردار

ابو محمد

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ "اے مسلمانوں تم میں سے کچھ لوگ دین کی خوب سمجھ بوجھ حاصل کریں اور دوسروں کو اس سے آگاہ کریں۔" اس کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے پیش نظر مختلف شکلوں میں دینی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ قوم کا ایک مخلص، باصلاحیت، ہونہار اور دین کی تڑپ رکھنے والا طبقہ پوری امت کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔

مدارس کا بنیادی مقصد:

الحمد للہ! چودہ صدیوں کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر دور میں امت کو جب کبھی دینی رہنمائی کی ضرورت پڑی، علمائے کرام نے اسے احسن انداز سے پورا کیا۔ دینی مدارس کا بنیادی مقصد ہی اسلامی عقائد و نظریات کی معتدل اور متوازن تشریح، اسلامی علوم کی حفاظت و اشاعت، اسلامی تہذیب کا فروغ اور امت کے اجتماعی شیرازے کو منتشر ہونے سے بچانا ہے۔ اس کے لیے انتظامی طور پر جتنے شعبہ جات ممکن تھے مدارس نے اس کے لیے افراد مہیا کیے ہیں۔

مدارس میں کیا سکھایا جاتا ہے؟

مدرسے کا پاکیزہ ماحول ہمارے اخلاقی اقدار اور روایات کا علمبردار رہا ہے، ہماری اچھی معاشرت کا ضامن ہے، اس کی تعلیمات میں والدین کا مقام اور ان کی قدر و منزلت، خوشحال ازدواجی زندگی، اولاد سے حسن سلوک، ان کی تعلیم و تربیت، بڑوں کا احترام، چھوٹوں سے شفقت، یتیموں، مسکینوں سے ہمدردی، نادار اور مفلس عوام کی کفالت، دکھی اور پریشان انسانیت کی دلجوئی، مصائب اور آفت زدہ لوگوں سے جذبہ خیر خواہی، آپس میں پیار و محبت، انس و مودت، الفت و اخوت، ایثار و قربانی اور جانثاری کا درس ہے۔

مدارس سچا مسلمان بناتے ہیں:

مدرسہ ہمیں خدا کے قریب کرتا ہے، نبوت پر ایمان، اطاعت اور محبت، قرآن سے عقیدت اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی راہ دکھلاتا ہے صحیح عقائد مہیا کرتا ہے اور باطل نظریات اور ضعف الاعتقادی سے بازرکھتا ہے۔ نیک صالح معاشرے کے خدوخال سے برائیوں کی گرد ہٹاتا ہے۔ صرف جرائم کو ختم کرنے کی بات نہیں کرتا بلکہ اسباب جرائم کو بھی جڑ سے اکھاڑنے کی بات کرتا ہے۔ غیبت، چغلی، گالم گلوچ، تہمت و اتہام، بہتان بازی اور دشنام طرازی، جاسوسی اور بد نظری کو بھی برداشت نہیں کرتا۔

مدارس فراہم کرتے ہیں:

آپ کے محلے کی مسجد کا خادم، موذن، امام، خطیب اور مدرس قرآن کا ترجمہ تفسیر، حدیث وفقہ کی تشریح کرنے والے فتنہ گروں کی فتنہ سازی سے بچانے والے آپ کے مسائل کا شرعی حل بتانے والے مفتیان کرام آپ کے کاروباری زندگی میں شرعی بورڈ کے ذمہ داران آپ کو الفاظ قرآن درست کرانے والے قاری صاحبان دینی علوم

سمجھانے والے علماء کرام بلکہ آپ کی اولاد کے نام رکھنے والے ان کے کان میں اذان واقامت کے الفاظ پڑھنے والے ان کی علمی و عملی اور اخلاقی تربیت کرنے والے عبادات و معاملات میں رہنمائی کرنے والے حلال و حرام کی پہچان کرانے والے اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے والے ہمارے مردوں کو غسل دینے والے ان کی تجہیز و تکفین کرنے والے ان کے جنازے پڑھانے والے۔ اس سے بڑھ کر لوگوں کے طعنے سہنے والے، گالیاں سننے والے ،ملامت کا نشانہ بننے والے اور ان سب کے باوجود دعائیں کرنے والے کہاں سے آتے ہیں؟ جواب ایک ہے کہ مدارس فراہم کرتے ہیں۔

روزِ محشر کے سفارشی:

یہ سب مدارس اسلامیہ کی تیار کردہ کھیپ ہے جو مسلسل اپنے کام سے کام میں لگی ہوئی ہے۔ یہ قوم کا اثاثہ اور سرمایہ ہے ہمیں ان کی ضرورت دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔ کیونکہ مدارس کے حافظ صاحبان، قراء کرام، اور علمائے کرام نے کل روز محشر ہماری سفارش کرنی ہے۔ خود سوچیئے کہ کیا کوئی اپنے سفارشی سے ایسا برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ ہم کر رہے ہیں؟

مدارس کو مضبوط کرنے کی تین صورتیں:

ہرگز نہیں! قدر شناس اور قدردان لوگوں کا رویہ ہم سے مختلف ہوتا ہے اس لیے مدارس کو مضبوط کیجیے۔ اس کی پہلی صورت یہ ہے اپنے بچوں میں اسلامی تعلیم کا شوق پیدا کریں اگر آپ کی اولاد مدارس میں پڑھ رہی ہے تو ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی کمی کوتاہی کو برداشت کر کے مناسب انداز میں اصلاح کی کوشش کیجیے۔ آپ خود ان اعزازات کے مستحق بنیں جو حافظ، قاری اور عالم کے والدین کے ہوتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مدارس میں پڑھنے والوں کی مالی ضروریات کو پورا کریں، وسائل کی تنگی کو ان کی علمی ترقی میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔ تیسری صورت یہ ہے ان کی کامیابی اور استقامت علی الدین کے لیے تہ دل سے دعائیں کریں۔

نسلِ نو کا روشن مستقبل:

یاد رکھیں! ہماری نسل نو کا روشن مستقبل مدرسہ کی چاردیواری میں چمک رہا ہے اور یہ مستقبل صرف چند سالوں کا نہیں جو سانسیں اکھڑتے ہی ختم ہو جائے بلکہ ابد الآباد کا مستقبل ہے۔

اب کے عید ایسے منائیے گا

سیدہ ناجیہ شعیب احمد

میری پیاری عزیز ماؤں بہنو اور بیٹیو!

رمضان المبارک کی بابرکت و عظیم ساعتیں برق رفتاری سے گزرتی رہیں بالآخر رمضان المبارک اختتام پذیر ہوا۔ عید الفطر کا دن آپہنچا۔

آپ سبھوں کو یہ باسعادت مسعود لمحات مبارک ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی عبادت وریاضت، مجاہدات، زکوٰۃ وصدقات وخیرات اور عطیات کو اپنی بارگاہِ الٰہی میں قبول ومقبول ترین فرمائے۔

عید کے پر مسرت موقع پر مانا کہ آپ بہت زیادہ مصروف ہیں مگر ایک نظر ادھر بھی ڈالتی جائیں۔ اور دل پر ہاتھ رکھ کر نہایت باریک بینی سے اپنے گرد ونواح میں جائزہ لیجیے، دل کی آنکھوں سے دیکھیے۔۔ کیا کو کچھ دیکھائی دیا؟

آپ کے کئی قریبی پیارے، عزیز رشتے دار، اہل سادات سفید پوشی کا بھرم رکھ کر کیسے کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے عید پر اپنی ماسیوں، کام والیوں کو ایسے ہی ہزاروں روپے کے اعلیٰ کپڑے، جوتے، استعمال شدہ بہترین اشیاء یونہی اٹھا کر دے دیں ہیں۔ کیا آپ کو اپنی بہن، بیٹی، بہو یا کوئی اس پڑوس کی خواتین نہیں دیکھائی دی؟ ضرورت مند منہ کھول کر مانگے گا تو دل کھول کر دیں گی؟ چیریٹی، این جی اوز والے آپ سے عطیات وصول کرنے کے لیے آپ کی جیب خالی کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آئے دن گیٹ ٹو گیدر، سیر سپاٹوں میں لاکھوں خرچ کر دیتی ہیں، پزا، برگر پارٹی میں ہزاروں لٹا دیتی ہیں۔

مگر اللہ کے نام صرف دس روپے کا بوسیدہ سا نوٹ؟ تحفہ تحائف دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی دھن میں مگن مگر یہاں بھی ریاکاری دکھاوے کی دوڑ میں شامل۔

اللہ والیو! آپ تو تحفے ہدایہ بھی سامنے والے کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیتی ہیں۔ زکوٰۃ کے نام پر سال بھر میں ایک مرتبہ بڑی رقم جی کڑا کر کے نکال ہی لیتی ہیں اور خدانخواستہ جب کبھی بُرا وقت، ناگہانی آفت یا مصیبت میں پھنس جائیں تو جل تُو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو ورد کرتے ہوئے قہراً جبراً صدقہ بھی دے ہی دیتی ہیں۔

البتہ جب بفضلِ رب العزت بہت بڑی خوشی، کامیابی یا من مراد بر آجائے تو حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے خیرات بھی بانٹتی دکھائی دیتی ہیں۔ آپ شادی بیاہ کے موقع پر خوب بڑھ چڑھ کر لین دین بھی کرتی ہیں۔ کس نے ہمیں کیا دیا اور ہم نے انہیں کیا دیا تھا؟ پر بھی غضب کی گرفت رکھتی ہیں۔

مذہبی تہوار جیسے: عید الفطر، بقرہ عید، عقیقہ وغیرہ ہوں یا بدعتی رسم ورواج کی بہار مثلاً: سال گرا، سنت ابراہیمی یعنی ختنہ کی رسم، رسم مایوں، مہندی، رسم روزہ کشائی، عمرہ و حج سے واپسی پر دعوت اور تحائف کا تبادلہ وغیرہ وغیرہ ہر چیز ہر رسم میں سب الگ سب جدا دکھائی دینے اور آگے بڑھنے

کی کوشش میں ہلکان و پریشان رہتی ہیں۔

مگر رر! بات جب نیکیوں، ایثار و قربانی کی آئے تو یہی سخی داتا صاحب کی پھپھیاں۔ دامن چھڑا کر پیٹھ پھیر لیتی ہیں۔ ہم کیسے کریں؟ ہم کماتی تھوڑی نہ ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں بچا۔ سب دے دلانے میں ہی ختم ہو گیا الابلا۔۔ کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے؟

آیئے!

بارش کا پہلا قطرہ بنتے ہوئے آج بلکہ ابھی سے ابرِ رحمت بن کر برس جائیں کسی پیاسی زمین پر۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

مہربانی بظاہر ایک چھوٹا سا لفظ ہے، مگر اپنے معنی اور مفہوم کے باعث تمام دنیاوی خزانے اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ مہربانی، نیک کام یا عمل، بھلائی، اچھا سلوک و برتاؤ، عمدگی، کارِ خیر، احسان، سعادت مندی اس ایک لفظ میں اتنی خوبصورتی ہے کہ دنیا بھر کی تمام برائیاں ایک چھوٹی سی بھلائی کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہیں۔ آپ نے بنی اسرائیل کی عورت کا واقعہ ضرور سن رکھا ہو گا جو انتہائی گناہ گار تھی۔ سخت گرمی کے موسم میں جب وہ خود ایک کنویں سے پانی پی کر جانے لگی تو سامنے ایک پیاسا کتا دکھائی دیا، جس کی خشک زباں پیاس سے باہر کو نکل رہی تھی، اس گناہ گار عورت نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تو کوئی ایسی چیز نہ پائی کہ جس کی مدد سے پیاسے کتے کو پانی پلایا جا سکے، چنانچہ اس عاصی عورت نے اپنی چادر کے ساتھ اپنے جوتے کو باندھا اور کنویں کے اندر ڈال کر پانی باہر نکالا اور اس کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ کو اس گناہ گار عورت کی یہ ادا اتنی پسند آگئی کہ اس رب غفار و غفور الرحیم نے اپنی سیاہ کاربندی کے سب گناہوں کو معاف کر دیا۔

ایک اور اہم ترین بات!

حدیث نبوی ﷺ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایمان دار نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔“ [صحیح البخاري / کتاب الإیمان: ۱۳]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے کا خیر خواہ ہونا چاہیے۔ یہی نہیں اس حدیثِ پاک میں تکمیلِ ایمان کے لیے ایک شرط بیان ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان جو چیز اپنے لیے پسند اور محبوب رکھے اپنے ہمسائے یا اپنے بھائی، دوست احباب، رشتے دار کے لیے بھی وہی چیز محبوب رکھے۔

اگر مسلمان اپنے معاشرے کو خود غرضی رشوت، بد دیانتی، جعلسازی، لوٹ کھسوٹ وغیرہ سے پاک صاف رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس حدیث کو اپنے لیے نمونہ بنا کر اس پر عمل پیرا ہونا ہو گا، امید واثق ہے کہ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی اخلاقی بیماریاں عام ہیں وہ ختم ہو جائیں گی۔ بصورتِ دیگر ذلت اور بد اخلاقی کی دلدل میں دھنسے بس ہاتھ پاؤں مارتے رہ جائیں گے۔

کب آئے گی عید مبارک

عذرا خالد (ام عمر) کراچی

میری بیٹی شادی ہو کر اپنے شوہر کے ساتھ پانچ سال سے یورپ میں مقیم ہے۔ اس سال بیٹی کا پاکستان میں عید کرنے کا پروگرام بنا۔ ہمارے داماد صاحب اٹھ نو سال سے ملک سے باہر ہیں۔

ان کا انا جانا تو رہا لیکن رمضان المبارک پاکستان میں گزارے ہوئے اٹھ سال ہو گئے تھے۔ رمضان المبارک کی مبارک ساعتیں اپنے والدین کے ساتھ گزارنے کے لئے رمضان المبارک سے ایک ہفتہ پہلے بیٹی داماد دونوں بچوں کے ساتھ آ گئے۔ میری نواسی حاجرہ ماشاءاللہ چار سال کی ہے۔

یہاں پر رمضان المبارک میں اپنے کزنز کے ساتھ ہاجرہ کا افطار کرنا اور ان کی روزے سے متعلق گفتگو، کہ میرا روزہ ہے، نے بڑا مزہ دیا۔

جوزر ابڑے ہیں وہ ایک داڑھ کا روزہ رکھ رہے ہیں۔

حاجرہ کے ہم عمر روزہ رکھنے کے لئے باقاعدہ سحری بھی کرتے ہیں اور اپنے روزے کو ایک دوسرے سے چھپا کر رکھنے کی انوکھی جگہیں بھی تلاش کرتے ہیں۔

حاجرہ بھی روزا اپنے روزے کو ایک نئی جگہ پر رکھتی ہے اور صرف اپنی مما کو جگہ بتاتی ہے کہ میرا روزہ فلاں جگہ پر ہے۔ کچھ روزے دادی دادا کے ساتھ کچھ نانا نانی کے ساتھ گزارے۔ خوب نمازیں بھی پڑھی گئیں دعائیں بھی کی گئیں- دعا کر کے امین کہنا تو حاجرہ کے چھوٹے بھائی مزمل (جو ڈیڑھ سال کے) کو بھی اگیا۔

امین کچھ زیادہ زور سے کہتے ہیں۔

وہ پہلا کلمہ پڑھ کر بھی امین کہنا نہیں بھولتے۔

ماشاءاللہ یہ رمضان بچوں کی خوبصورت شرارتوں اور پیاری پیاری دعاؤں کے ساتھ بہت اچھا گزر رہا ہے۔

اب حاجرہ کو ان کی مما نے عید کا بتانا شروع کیا ہے۔ سب عید کے دن تیار ہوں گے بس یہ کہنا اور ان کو کپڑے اور چوڑیاں پرس وغیرہ دکھانا مشکل ہو گیا۔ بچوں کو تو نئے کپڑوں کا بہت شوق ہوتا ہے کہ جلد سے جلد پہن لیں۔

گھر کے جو تھوڑے بڑے بچے ہیں وہ تو سمجھتے ہیں کہ ابھی عید میں نو دس دن ہیں- حاجرہ کی عمر کے بچوں کو سمجھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

بچے جن میں حاجرہ بھی شامل ہے سب نانا ابو کے کمرے میں اکٹھے ہو کر عید کی تیاریوں کی باتیں کر رہے تھے۔

نانا ابو نے بچوں سے پوچھا کہ ہم اخر رمضان کے بعد عید کیوں

مناتے ہیں۔

یہ سوال چھوٹوں کے تو سر سے گزر گیا۔حاجرہ نے روتی صورت بنا کر کہا کہ میں تو عید کے کپڑے پہن کر عید مناؤں گی۔ کیونکہ میں عید کرنے جہاز میں بیٹھ کر ائی ہوں۔ نانا ابو نے ان سب بچوں میں سب سے بڑی امنہ سے پوچھا کہ آپ بتاؤ ہم رمضان کے روزوں کے بعد عید کیوں مناتے ہیں۔

امنہ نے بہت تفصیلی جواب دیا کہ عید تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزے داروں کا دنیا میں انعام ہے۔ رَمضانُ المُبارک کو رَوزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ کی طرف سے مزدوری ملنے کا دِن ہے۔

فاطمہ نے بھی جلدی سے اسکول میں جو رمضان المبارک اور عید کے حوالے سے تقریر کی تھی جلدی سے وہ نانا ابو کو سنادی۔ ہم نے اگر رَمضانُ المُبارک کو رَوزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا تو یہ عید اُن کے لئے اللہ کی طرف سے مزدوری ملنے کا دِن ہے۔

حاجرہ بہت دیر سے سب کی باتیں بہت غور سے سن رہی تھی ایک دم سے کھڑی ہوئی اور بولی کہ حمنہ اپ تو کہہ رہی تھی کہ عید پر پرس اپنے ساتھ رکھتے ہیں کیونکہ عیدی ملے تو اس کو پرس میں رکھیں۔ پھر روتے ہوئے بولی نانا ابو تو بس باتیں کرے جا رہے ہیں عید کب ائے گی۔ حاجرہ کا یہ سوال گزشتہ نودنوں سے جاری تھا کہ عید کب ائے گی۔ سب بتاتے کہ عید میں اب اتنے دن رہ گئے ہیں۔

وہ پھر بہت معصومیت سے کہتی کہ کب عید ائے گی۔ نماز پڑھ کر بہت معصومیت سے کہتی اللہ تعالیٰ جلدی سے عید اجائے (امین)

عید تو بچوں ہی کی ہوتی ہے۔

آ مل کر مانگیں دعائیں ہم عید کے دن
باقی رہے نہ کوئی بھی غم عید کے دن
ہر آنگن میں خوشیوں بھرا سورج اُترے
اور چمکتا رہے ہر آنگن عید کے دن

تمام عالم اسلام کو
پیام حیاء میگزین کی پوری ٹیم کی طرف سے

عید مبارک خوشی کا دن

عمارہ فہیم

یکم شوال کو عید الفطر کا دن ہوتا ہے یہ دن مسلمانوں کے لیے بڑی رحمت، مغفرت اور عطاؤں کا دن ہے۔

مزدور کی مزدوری

اللہ کی رحمت اس دن پورے جوش میں ہوتی ہے، جب مسلمان عید کے لیے نکلتے ہیں تو اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ بتاؤ! جس نے مزدوری پوری کرلی ایسے مزدور کی مزدوری کا کیا کیا جائے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ! پورا پورا اجر دیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں فرماتے ہیں؛ مجھے اپنی عزت، جلال، کرم، بلندی اور اپنی رفعت مکانی کی قسم" میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا"۔

دعائیں مانگنے کا دن

تو عید کا دن دعائیں مانگنے کا دن ہوتا ہے، اللہ سے لینے کا دن ہوتا ہے اور جب کوئی بندہ عید کی نماز پڑھ کر واپس جارہا ہوتا ہے تو کہا جارہا ہوتا ہے کہ "جاؤ! بخشے بخشائے واپس لوٹ جاؤ!" تو عید کا دن تو بڑی خوشی کا دن ہے۔

اب اس دن کے کچھ احکامات، فضائل و آداب وغیرہ بھی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سب سے پہلے تو یہ کہ عید کے دن کی تیاری کیا ہو اور کیسے ہو؟

عید والے دن مسواک کرنا، اچھے طریقے سے صفائی حاصل کرنا، بہت اچھے طریقے سے غسل کرنا یہ بھی سنت ہے اور عید کی سنتوں میں ایک سنت ہے عطر لگانا اچھے سے اچھا جو موجود ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیمتی اور عمدہ عطر استعمال فرماتے تھے۔

نیا لباس پہننا

ہر عید پر نیا لباس بنانا یہ ہمارے ہاں کا رواج ہے سنت نہیں ہے بنانے میں حرج نہیں، اس کو گناہ نہیں کہیں گے لیکن عید والے دن اچھا لباس پہننا احادیث میں بس اتنی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو اچھا لباس ہوتا تھا اسے محفوظ رکھتے تھے اور عید کے دن استعمال فرماتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے جب جاتے پگڑی، عمامہ وغیرہ باندھتے اور اکثر اوقات عید میں سیاہ عمامہ باندھتے یہ سنت ہے اور اکثر لال دھاری دار یمنی چادر یہ عید والے دن زیب تن فرماتے۔

عید کی نماز سے پہلے نفل نماز کا حکم

سورج نکلنے کے بعد عید کے دن فجر کے علاوہ جو پہلی نماز ہے وہ عید کی نماز ہے یعنی سورج نکلنے کے بعد عید کے دن عید کی نماز سے پہلے اشراق یا کوئی نوافل نہیں پڑھتے ہاں البتہ عید گاہ یا مسجد سے واپس آکر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بقر عید میں عید کی نماز جلدی پڑھنا سنت ہے تاکہ واپس آکر قربانی کی جاسکے اور عید الفطر میں تھوڑا تاخیر سے پڑھنا بہتر ہے کہ لوگ کھاپی لیں۔

عیدین میں کھانا پینا

بقر عید میں عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا یہ

سنت مستحب عمل ہے جبکہ عید الفطر میں جانے سے پہلے تین یا پانچ یا سات طاق عدد میں کھجوریں کھالی جائیں یا کوئی بھی میٹھی چیز کھالی جائے لیکن کھجور ہو اور طاق ہو یہ سنت کے بہت زیادہ قریب ہے طاق سے مراد تین، پانچ، سات وغیرہ۔

عیدین میں صدقہ کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں عید الفطر ہو یا عید الاضحی دونوں میں مردوں اور عورتوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے مردوں کو تو صدقہ فطر خاص طور پر بتایا گیا اور عورتوں کے لیے بھی ہے اس کے علاوہ بھی صدقہ دینے کی عادت ہو۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عید کی نماز میں لوگوں کو بلا کر تقوی کی تلقین فرمائی، حمد وثناء کی اور فرمایا صدقہ کیا کرو، عورتوں کو فرمایا تم میں سے اکثر جہنم جانے والی ہیں ایک بوڑھی عورت نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم عورتیں زیادہ جہنم میں کیوں جائیں گی؟ ہمیں وجہ بتا دیجیے تاکہ ہم بچ جائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے شوہروں کی بہت زیادہ شکایتیں کرتی ہو اور نافرمانیاں بہت کرتی ہیں اس وجہ سے زیادہ جائیں گی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کا فرمایا تو عورتوں نے شوق سے خوب صدقہ کیا۔

عیدین پر عورتوں کی تیاری

عید کی رات اور بقر عید کی رات یہ جو چاندراتیں ہیں نا اس میں عورتوں کا مہندی لگانا یہ اچھی بات ہے۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ مجھے بیان کرتے ہیں کہ خبر ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہماری مائیں عید کی راتوں میں مہندی کا اہتمام کیا کرتی تھیں مہندی لگاتی تھیں۔

تو عید کی راتوں میں عورتوں کے لیے مہندی لگانا سنت ہے ہاں البتہ غیر شرعی کام جیسے کہ بھوئیں بنانا نہ سنت ہے، نہ مستحب نہ باعث ثواب البتہ گناہ ضرور ہوگا اس لیے ایسی چیزوں سے خود بھی بچنا چاہیے اور اپنے عزیزوں کو بھی پیار و اخلاص کے ساتھ اس کی ترغیب دینی چاہیے۔

اللہ رب العزت سب کو عیدین کی خوشیاں نصیب کریں، اہل غزہ اور امت مسلمہ پر اپنا کرم فرمائیں آمین

خواتین کے مسائل

مفتی محمد عقیل منیر دارالافتاء الاخلاص

عیدالفطر کی نماز کا وقت (No-4418)

سوال: مفتی صاحب! عیدالفطر کی نماز کا وقت بتادیں۔

جواب: واضح رہے کہ عیدالفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کے وقت سے شروع ہوکر زوال تک باقی رہتا ہے۔ زوال کے بعد عیدالفطر کی نماز نہیں ہوتی ہے۔ (الھندیۃ: ۱/ ۱۵۰، ط: دارالفکر)

عنوان: عورتوں کے لیے نمازِ عید کے وجوب کا شرعی حکم (No-4431)

سوال: السلام علیکم، مفتی صاحب! کیا خواتین عید کی نماز عید گاہ یا مسجد میں جماعت کے ساتھ یا پھر ثواب کی نیت سے گھر میں اکیلے پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: عورتوں پر عید کی نماز نہ ہی عید گاہ میں ادا کرنا واجب ہے، اور نہ ہی گھر پر ادا کرنا واجب ہے۔

(بدائع الصنائع: ۱/ ۲۷۵، ط: دارالکتب العلمیۃ)

عیدالفطر کے دن اہل محلہ کی دعوت کرنے کا شرعی حکم (No-4454)

سوال: مفتی صاحب! عرض یہ کرنا تھا کہ عرصہ دراز سے ہمارے محلہ میں عیدالفطر کے دن عیدالفطر کی نماز کے بعد علاقے کے رواج کے مطابق لوگ اپنے گھروں کے دروازے کھول دیتے ہیں، مستورات باپردہ کمروں میں ہوتی ہیں، اپنی استطاعت کے مطابق ہر اہل خانہ گھر کے صحن میں اکرام مثلاً: چاول وغیرہ رکھ دیتے ہیں، لوگ تیزی سے آتے ہیں، تھوڑا سا کھاتے ہیں اور اگلے گھر کی طرف رخ کرتے ہیں اور یہ سلسلہ ادھ پون گھنٹہ تک چلتا ہے۔

ہمارے محلہ میں گنتی کے کچھ گھر ہیں، جو یہ نہیں کرتے، اس میں ہمارا گھر بھی شامل ہے، امسال میرے بھائی کا کہنا ہے کہ ہمیں بھی چاہیے کہ اہل محلہ کے ساتھ رل مل کر ایسا کریں۔ اس لیے آپ سے رہنمائی کی درخواست ہے کہ کیا یہ بدعت کے زمرے میں تو نہیں آئے گا؟

جواب: اسلام میں مہمان نوازی کو اخلاق حسنہ میں سے شمار کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کا اکرام کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ جل شانہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۳۷۴۸)

لہٰذا عیدالفطر کے دن اہل محلہ کے لیے کھانے کی دعوت کا انتظام کرنا ایک اچھا عمل ہے، البتہ اس کو ضروری یا سنت نہ سمجھا جائے، اور اس موقع پر دعوت نہ کرنے والوں یا اس میں شریک نہ ہونے والوں پر کسی قسم کی طعن و تشنیع نہ کی جائے۔

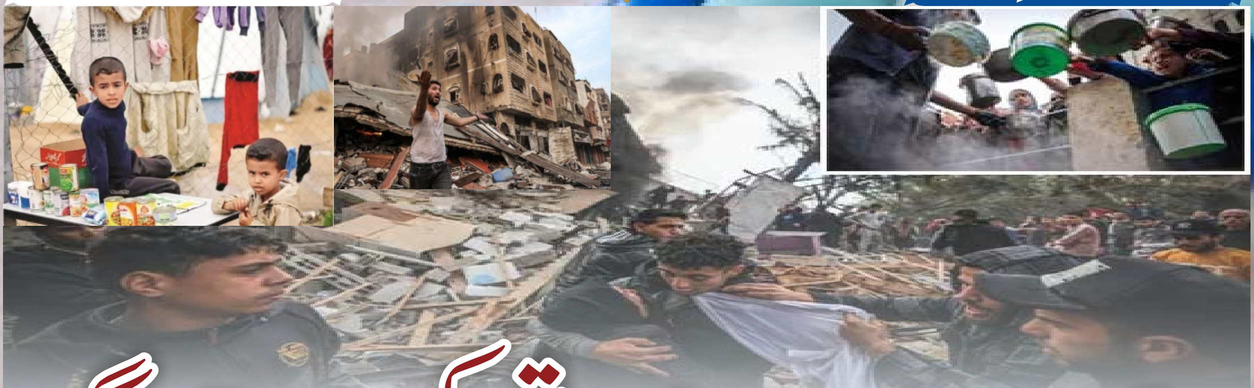

بتاؤ بِن ہمارے عید تم کیسے مناؤ گے

بتاؤ بن ہمارے عید تم کیسے مناؤ گے
بتاؤ عید کی خوشیاں کیسے بانٹ پاؤ گے

ہمارے گھر پھنسے ملبے تلے، کچلے گئ جانیں
ہماری گم ہوئی خوشیاں خفائیں ہم سے مسکانیں

بھلا کر ہم کو تم اپنی گلی کیسے سجاؤ گے
غذائیں ہوں گی عمدہ عمدہ قسموں کی تمہارے گھر

ہمیں دانا و پانی بھی میسر ہے بمشکل تر
ہمیں بھوکا تڑپتے دیکھ کر تم کیسے کھاؤ گے

ملے گی گھر سے عیدی کھاؤ گے تم سب مٹھائی بھی
ملاقاتیں کریں گے باپ دادا اور بھائی بھی

ہاں کس دل سے کھولنے اپنے بچوں کو دلاؤ گے
تمہارے عیش و عشرت میں کمی پھر بھی نا آئے گی

مگر غزہ کے ننھے پھولوں کو غربت رلائے گی
خوشی میں اپنے غزہ کی تبہائی بھول جاؤ گے

تمہیں آخر ہوا ہے کیا تمہارے دل ہیں کیوں مردہ
تمہیں اب ہوش کیوں باقی نہیں کیوں باقی عقل پر پردہ

بتاؤ روز محشر رب کو تم کیا منہ دکھاؤ گے
خدا جب تم سے پوچھے گا غزہ کہ کیلئے تم نے دعائیں کی

یا اپنی جان نذرانے دئے
بتاؤ خود کو کیسے قہر رب سے تم بچاؤ گے

ابھی بھی وقت ہے غفلت سے تم بیدار ہو جاؤ
سنو تم ایسے اپنے رب کو راضی کر بھی پاؤ گے

فضا تم ہی بتاؤ اب انہیں کب ہوش آئیگا
یہ ظالم کب تلک کوہ ستم یوں ہم پہ ڈھائیگا

اپریل فول...
اخلاقی و معاشرتی تناظر میں

حکیم شاکر فاروقی

لوقا... ان چار اناجیل میں سے ایک ہے جسے مسیحی برادری کے ہاں قبولیت تامہ کا درجہ حاصل ہے۔ سیدنا عیسی علیہ السلام کے ساتھ گستاخی کا ایک واقعہ بیان کرتی ہے:

"اور جو آدمی یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور مارتے تھے، اور اس کی آنکھیں بند کر کے اُس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (الہام) سے بتا کہ تجھے کس نے مارا؟ اور انہوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں اس کے خلاف کہیں۔ (لوقا:۲۲:۶۳ تا ۶۵)

تیسری صدی کے مشہور انسائیکلوپیڈیا "لاروس" میں لکھا ہے "یہ اپریل کی پہلی تاریخ تھی، اور اسی تاریخ میں سیدنا عیسی علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں گھسیٹا گیا تا کہ (نعوذ باللہ) انھیں "فُول" بنایا جاسکے۔ یہ لانے، لے جانے والے یہودی تھے۔ اپریل فول اسی واقعے کی یادگار ہے۔"

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا اور "دائرہ معارف اسلامیہ" میں اس کے علاوہ بھی کئی وجوہ نقل کی گئی ہیں۔ ان سب سے پتا چلتا ہے کہ اپریل فول، انتہائی گھٹیا، ظالمانہ اور بے وقوفانہ قسم کی رسم ہے۔ کچھ لوگوں نے اس کی ابتداء کا تعلق ہسپانیہ سے جوڑا ہے، جب ہزاروں مسلمانوں کو بے وقوف بنا کر سمندر کے عین وسط میں ڈبو دیا گیا۔ ہر سال یکم اپریل کو بعض لوگ از راہِ مذاق دوسروں کو بے وقوف بناتے ہیں، ان سے جھوٹ بولتے اور دھوکہ کرتے ہیں۔ اسی عمل کو اپریل فول کہا جاتا ہے۔ بہر صورت یہ رسم کئی اخلاقی و معاشرتی مفاسد کا مجموعہ ہے۔ مفتی محمد تقی عثانی لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کے نقطہ نظر سے یہ رسم مندرجہ ذیل بد ترین گناہوں کا مجموعہ ہے: (۱) جھوٹ بولنا۔ (۲) دھوکا دینا (۳) دوسرے کو اذیت پہنچانا۔ (۴) ایک ایسے واقعے کی یاد منانا، جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے یا توہم پرستی، یا پھر ایک پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق۔"

غور کیا جائے تو یہ سب گناہ زبان کے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے: "کونوا مع الصادقین" یعنی سچے لوگوں میں سے ہو جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹ گناہوں کی جانب لے جاتا ہے۔ اور گناہ جہنم تک پہنچا دیتے ہیں اور جو آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (جب اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے تو عوام میں بھی

جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے۔)''(بخاری) جھوٹ سے بچنے کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''جو آدمی مذاق و مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، میں اس کے لیے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔''(ابوداؤد)
دوسری چیز دھوکا دینا ہے۔ مومن کی یہ صفت ہے کہ وہ کبھی دھوکا نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ اسلام نے بوڑھے لوگوں کو خضاب لگانے تک سے روکا ہے کہ یہ بھی دھوکا کی ایک صورت ہے کہ دیکھنے والے سمجھیں گے یہ نوجوان ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:''بوڑھوں میں بدترین وہ بوڑھا ہے جو سیاہ خضاب سے جوانوں کی مشابہت کرتا ہے۔ کیوں کہ سیاہ خضاب فریب ہے اور فریب دینے والا ہم میں سے نہیں۔'' چہ جائیکہ ایسا فریب جس سے کسی کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو۔

تیسری چیز ایذا رسانی ہے۔ اور یہ بھی کسی ملک و مذہب میں جائز نہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے ''حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' اسی طرح فرمایا:''شرک کے بعد بدترین گناہ ایذا رسانی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں ''ہم مذاق ہی تو کرتے ہیں، کیا اسلام اتنے سے مذاق کی اجازت بھی نہیں دیتا؟'' تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مذاق اور مزاح کے بھی کچھ اصول اور ضوابط مقرر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ ایسا مذاق جس میں کسی کو ایذا پہنچے، دلی اذیت ہو، جھوٹ ہو، دھوکہ دہی ہو یا عزت نفس اور جان کو خطرہ ہو، جائز نہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''اے مذاق اڑانے والے! جلد تجھے اس کا جواب بھی نظر آجائے گا۔'' ہاں! اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو دل لگی سے اسلام نہیں روکتا۔ بل کہ ایسی دل لگی کرنے اور دوسرے کا دل جیتنے کی ترغیب باقاعدہ اسوہ پیغمبر ﷺ سے ثابت ہے۔

کچھ لوگ ایسے مہلک مذاق کو ہلکا سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ واقعات شاہد ہیں، ایسے قلیل مذاق سے کئی ایک کی جان چلی گئی یا انھیں شدید ذہنی اذیت پہنچی۔ اسی لیے سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں:''میری زبان درندہ ہے اگر چھوڑ دوں تو مجھی کو چٹ کر جائے۔'' سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:''سب سے زیادہ سخت گناہ وہ ہے جو تیری نظر میں چھوٹا ہو۔'' سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان ہے:''زبان سے سر کی حفاظت ہو سکتی ہے۔'' ایسی بے ہودہ اور لغو رسوم عادت کی صورت اختیار کر جاتی ہیں جنھیں بعد میں کنٹرول کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔'' ایک اور مفکر کا کہنا ہے:''اگر عیاشی کو ابتدا میں نہ روکا جائے تو وہ ضرورت بن جاتی ہے۔'' اور اسی ضرورت کے سانپ نسلوں کو ڈستے رہتے ہیں۔ جب کہ مشفق و مربی حضرات دور کھڑے بے بس تماشائی بننے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

جلد کی گھریلو کلینزنگ

ام مریم خولہ

کلینزنگ کا مقصد چہرے کی جلد کو اس طرح صاف کرنا ہوتا ہے کہ اس سے نہ صرف چہرے پر لگنے والی دھول مٹی صاف ہو جا بلکہ اس کے جو منفی اثرات چہرے کی جلد کو متاثر کرتے ہیں ان کے اثرات کو بھی ختم کیا جا۔

کلینزنگ کے گھریلو ٹوٹکے

بیوٹی پارلر کے خلاف گھر پر قدرتی اشیا کے استعمال سے کی جانے والی کلینزنگ ایک جانب تو مضر اثرات سے پاک ہوتی ہے دوسری جانب سستے ہونے کے سبب بیوٹی پارلر کی خطیر رقم بچانے کا بھی باعث ہوتی ہے۔

بیسن اور دہی کا استعمال

گھریلو کلینزنگ کے لئے بیسن کی اہمیت صدیوں سے ثابت ہے۔ عرق گلاب اور شہد کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے اس کے بعد اس پیسٹ کو نرم ہاتھوں سے اسکرب کے طور پر چہرے پر لگائیں اس سے ایک جانب چہرے پر موجود مردہ خلیات صاف ہو جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ مسام میں موجود گند گیرہ صاف ہو کر جلد تر و تازہ ہو جاتی ہے اس کے ساتھ اس میں چٹکی بھر ہلدی ملا دینے سے اس میں اینٹی بیکٹیریل خواص بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

شہد اور لیموں کا کلینز

شہد بیک وقت اینٹی آکسیڈنٹ، اینٹی سیپٹک اور قدرتی موسچرائزر ہوتا ہے۔

اس کے استعمال کے لئے ایک چمچ شہد لے لیں اس میں چند قطرے لیموں کے رس کے ڈال دیں اور اچھی طرح مکس کر لیں اگر بہت گاڑھا ہو تو اس میں تھوڑی مقدار میں پانی بھی شامل کیا جاسکتا ہے اس کے بعد اس پیسٹ کو چہرے پر لگالیں آدھے گھنٹے تک لگا رہنے دیں اس کے بعد چہرے کو تازہ پانی سے دھولیں ہفتے میں دو بار اس کا استعمال جلد کو نہ صرف صاف کرتا ہے بلکہ لیموں کی موجودگی کی وجہ سے رنگ بھی نکھر آتا ہے

سیب کے سرکہ کا کلینزر

سیب کے سرکہ کی تیزابی خصوصیات اس کو ایک بہترین کلینزر بناتی ہے جس سے جلد کے پی ایچ لیول کو برقرار رکھنے مین مدد ملتی ہے اس کے علاوہ چہرے پر موجود دھبوں اور چھائیوں کا خاتمہ کرتا ہے اس کے لئے ایک کپ پانی میں دو چائے کے چمچ سیب کے سرکہ کے شامل کر دیں اس کے بعد اس کو چہرے پر کسی بھی عام کلینزر کی طرح لگادیں .اس کے بعد تازہ پانی سے چہرے کو دھولیں اس سے نہ صرف جلد کی کلینزنگ ہو جائے گی بلکہ اس پر موجود داغ اور دھبوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

تاہم سیب کے سرکہ کا استعمال حساس جلد کے لئے مناسب نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے ایسے افراد کو اس کے استعمال سے قبل اپنے جلد کے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ لازمی طور پر کر لینا چاہیئے۔

عید اور خاندانی میٹھا

صدیقہ ابراہیم

"جی تو قارئین! آج ہم آپ کی ملاقات کرواتے ہیں ہماری "ساس آپا" سے، یہ ہماری ساس کے شوہر کی والدہ ہیں اس لئے ہم انہیں "ساس آپا" کہتی ہیں۔

ملاقات سے پہلے اپنا مختصر سا تعارف کرا دوں تاکہ سند رہے اور بر وقت کام آئے۔(مسکراہٹ)

میں ہوں گھر بھر کی لاڈلی یعنی مسز منیر ان کی سب سے "چھوٹی دلہن بہو"۔

"چھوٹی دلہن بہو" اس لئے کہتے ہیں کیونکہ میں اپنی "ساس آپا" کی سب سے چھوٹی بہو کے سب سے چھوٹے بیٹے منیر صاحب کی ایک ماہ پہلے دلہن بن کر آئی ہوں۔

چونکہ میں ایک لکھاری بھی ہوں اور اس گھر میں یہ میری پہلی عید ہے تو سوچا آپ سب کو بھی ساتھ ساتھ عید کی خوشی میں شریک کروں۔

آیئے بہنوں! ہم ساس آپا سے ملتے ہیں۔ جو صحن میں بچھی چارپائی پہ بیٹھی تسبیح کے دانے گرا رہی ہیں مم میرا مطلب ہے کہ ذکر کر رہی ہیں۔

میں: "السلام علیکم ساس آپا! کیسی ہیں آپ؟"

ہاتھ کی مٹھی کا مائک بنا کر ان کے سامنے کیا۔

ساس آپا: "وعلیکم السلام دلہن! میں ٹھیک الحمد للہ لیکن تم اپنی شرارتوں سے باز آجاؤ"

انہوں نے "مصنوعی مائک" کی طرف اشارہ کیا۔

میں: "ساس آپا! میں نے سوچا کہ آج آپ کی ملاقات پیام حیا میگزین کے پیارے قارئین سے کرواؤں۔

ساس آپا نے فقط مسکراہٹ پاس کر کے سر کو خم دیا۔

میں: "ساس آپا! اچھا یہ بتائیں کہ آپ ماشاءاللہ اس عمر میں بھی صحت مند اور خوب صورت ہیں، جوانی میں تو بجلیاں گراتی ہوں گی ہمارے "دادا سسر" پہ، تو یہ بتایئے کہ اس کا راز کیا ہے؟

میں نے شرارت سے ایک آنکھ دبا ان کو چھیڑا۔

پہلے تو انہوں نے ایک تگڑی گھوری سے نوازا اور پھر گویا ہوئیں۔

ساس آپا: "ہمارے دور میں غذائیں نہایت سادہ اور خالص ہوتی تھیں، اس لئے ان کے کھانے سے جسم توانا رہتا تھا۔ آج کل کی بچیاں برگر سموسوں اور باہر کی چیزوں پہ گزارا کرتی ہیں، پھر تیس چالیس سال میں ہی ان کی بس ہو جاتی ہے، تو فرق واضح ہے۔!

میں: "بتایئے کہ ماشاءاللہ اس بھرے پرے گھر کو دیکھ کر کیسا محسوس ہوتا ہے؟

ساس آپا: "سب سے پہلے تو میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اس سونے آنگن کو رونق بخشی، میرے پوتے پوتیاں اور ان کی اولاد دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، میں رب کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

میں: "یہ آپ کے پاس پڑی ٹوکری میں کیا رکھا ہے؟

ساس آپا: "دلہن! یہ عید سے ایک دن پہلے ہم چھوارے صاف کر کے کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، اور پھر چاند رات کو دودھ میں پکائی جاتی ہیں۔ چھوٹے بڑے سب شوق سے عید والے

دن فجر کے بعد کھاتے ہیں، یہ ہمارا "خاندانی میٹھا" ہے جو صرف عید کے دن ہی بنتا ہے۔

میں: "لیکن ساس آپا! اسے چاند رات ہی کیوں بنایا جاتا ہے جب کہ کھاتے تو صبح میں ہیں؟

ساس آپا: "بہو! اسے کافی دیر لگتی ہے پکنے میں اس لئے رات کو عشاء کے بعد بنا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور پوری رات چھوارے دودھ میں رہیں گے تو ان کا ذائقہ دودھ میں آجاتا ہے اور چھوارے نرم بھی ہو جاتے ہیں۔

میں: "صبح تک پھر باسی نہیں ہو جاتا؟

ساس آپا: "نہیں بیٹی!

میں: "واہ ساس آپا! یہ کافی مزے کا بنتا ہو گا ناں پھر؟ ہماری امی تو شیر خورمہ بناتی ہیں عید پہ، وہ بھی کافی لذیذ ہوتا ہے لیکن کیا آپ ہمارے قارئین کو اس کی ترکیب بتا سکتی ہیں۔"

ساس آپا: "چھوارے دو حصوں میں کاٹ کر اس کی گٹھلیاں الگ کر دیں، پھر انہیں دھو کر الائچی والے ابلتے ہوئے دودھ میں آنچ ہلکی کر کے آہستہ آہستہ کر کے سب ڈال دیں، جب دودھ پک کر گاڑھا ہو جائے تو اتار دیں۔ اگر کھوپرا ڈالنا چاہیں تو وہ بھی ڈال سکتے ہیں"

میں: "ہیں آپا؟ یہ کیا بات ہوئی اس میں نہ چینی ڈالی نہ آپ نے وزن بتایا کہ کتنا ہونا چاہیے؟"

ساس آپا: چھوہاروں کی اپنی مٹھاس ہوتی ہے تو چینی کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی اگر آپ زیادہ میٹھا کھانے کے شوقین ہیں تو تھوڑی سی ڈال دیں۔ ایک کلو دودھ کے لئے آدھا پاؤ چھوہارے لیے جاتے ہیں۔

اور ہاں صبح سرو کرتے وقت دودھ کو ابالنا نہیں ہے ورنہ پھٹ جائے گا بس گرم ہوتے ہی دیگچی اتار دینی ہے۔

میں: "بہت اچھے ساس آپا! جزاکم اللہ خیرا میں اس خاندانی میٹھے کی ترکیب اپنے قارئین کو ضرور بتاؤں گی۔

آخر میں آپ کوئی پیغام دینا چاہیں گی ہمارے پڑھنے والوں کو؟

ساس آپا: ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر رکھیں ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی"

شکرگزار بنیں

سیمار ضوان

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ:

اے اللہ میری مدد فرمائیے کہ میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کا شکر کروں اور آپ کی اچھی عبادت کروں۔

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ بن جبل کو وصیت فرمائی کہ اپنی کسی بھی نماز کے بعد یہ کلمات کہنے نہ چھوڑنا۔

اور اس سے تمام مسلمانوں کی بھی تربیت کی جا رہی ہے کہ شکر اللہ کی بہت نعمت ہے جس کو شکر کی عبادت مل گئی وہ اللہ کا دوست بن جاتا ہے اور یہ وہ عبادت ہے جس کو کرنا مشکل نہیں ہے یہ ہر جگہ کر سکتے ہیں آپ کھانا کھائیں تو اللہ کا شکر ادا کریں آپ سو کر اٹھیں تو شکر ادا کریں سونے لگیں تو شکر ادا کریں عرض پانی پینے میں بھی شکر ادا کریں اور اللہ آپ کی اس شکر کی عبادت پر آپ کو اجر دیا جاتا ہے یہ وہ عبادت ہے جو آپ ہر حال میں کر سکتے ہیں اس کے لئے نہ وضو کا ہونا شرط ہے اور نہ پاک ہونا۔

انسان کی عادت ہے کہ جب اس سے کوئی نعمت چھن جاتی ہے تو وہ اللہ شکوہ کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ ایک نعمت ہی تو چھنی ہے باقی جو اللہ نے نعمتیں دے رکھی ہیں۔ وہ بے حساب ہیں ہم کو اللہ نے جتنی نعمتوں سے نوازا ہے ہم تو اُن کا شمار بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

دینے والی ذات بہت رحیم اور کریم ہے ہم شکر کرنے کی عادت اپنا لیں تو یہ عمل ہم کو اپنے رب کے قریب کر دے گا اور یہ بہت آسان اور پر اثر عبادت ہے۔

رب کی تمام نعمتوں پر جو ہمیں اُس نے اس دنیا میں دی ہیں دل وجاں سے شکر ادا کرتے تاکہ اس عبادت سے اپنی دنیا اور آخرت سنوار لیں۔

پکوان

بادامی سویاں (بنت معراج)

اجزاء:

سویاں آدھا کپ، پسے ہوئے بادام آدھا کپ، دودھ ایک لیٹر، کھویا آدھا کپ، چینی ا کپ، سبز الائچی ۴ عدد، کیوڑہ چند قطرے، گھی ۲ ٹیبل اسپون، بادام پستہ (کٹے ہوئے) ۲ ٹیبل اسپون (گارنشنگ کے لیے)۔

ترکیب:

گھی گرم کریں اور اس میں الائچی کوٹ کے ڈال دیں۔ پھر چورا شدہ سویاں ڈال کر بھونیں جب سویاں ہلکی براؤن ہو جائیں تو دودھ ڈال دیں جب دودھ میں ابال آجائے تو پسے ہوئے بادام اور کھویا ڈال دیں پھر چینی ڈال کر ملائیں اور چند منٹ تک پکنے دیں اور خیال رہے کہ سویاں زیادہ گاڑھی نہ ہوں کیونکہ یہ ٹھنڈی ہونے کے بعد مزید گاڑھی ہو جاتی ہیں اس لیے مناسب گاڑھی کر کے کیوڑہ ملا کر اتار لیں۔ پھر ڈش آؤٹ کر کے بادام، پستے سجا دیں اور عید پر سرو کریں۔

اسٹرابیری ملک شیک (رقیہ طالبہ ای الکھف آن لائن)

اسٹرابیری: اسے ڈیڑھ کپ۔

دودھ: اسے ڈیڑھ کپ

چینی: اچمچ یا حسبِ ذائقہ

فریش کریم/بالائی: اچمچ بڑا

آئس کریم: اسے ڈیڑھ چمچ

بنانے کا طریقہ:

اسٹرابیری اچھی طرح دھو کر دو ٹکڑوں میں کاٹ لیں، پتے ہوں تو وہ بھی الگ کر لئے جائیں پھر فریزر میں رکھ دیں یہاں تک کہ بالکل برف ہو جائیں اب نکال کر بلینڈر کے جگ میں ڈال کر چینی ڈال اور فریش کریم یا بالائی ڈال دیں، دودھ ابلا ہوا ٹھنڈا دودھ ایک/ڈیڑھ کپ سے کم بھی کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نے اس کو گاڑھا رکھنا ہے آپ آئس کریم بھی ڈال سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں، برف نہیں ڈالیں گے کہ اسٹرابیری کو ہم نے برف کر لیا، اب بلینڈر کر لیں اچھی طرح۔ شاندار ملک شیک تیار ہے۔

ربڑی کھیر (ام حسن)

اجزاء:

چاول ایک کپ، دودھ دو کلو، چینی ایک کپ یا حسبِ ذائقہ، الائچی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، کیوڑہ ایسنس دو سے تین قطرے، ربڑی ایک پاؤ (لچھے دار)، بادام اور پستہ حسبِ ضرورت۔

ترکیب: دودھ کو اتنا پکائیں کہ اُس کی رنگت ہلکی گلابی ہو جائے، پھر دودھ میں چاول ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں، یہاں تک کہ چاول اچھی طرح گل جائیں، پھر اس میں چینی شامل کریں اور کچھ دیر پکائیں۔ اب الائچی پاؤڈر اور خشک میوے ڈال کر دس منٹ تک پکائیں۔ کھیر درمیانی گاڑھی ہونے لگے، تو چولہے سے اُتار لیں۔ ربڑی اور کیوڑہ ایسنس ڈال کر ہلکا مکس کر لیں۔ ڈش میں نکال کر ٹھنڈی کر کے سرو کریں۔

عید النبی ﷺ کی سنتیں

زوجہ محمد اقبال

احادیث کی روشنی میں عید الفطر کے ان اعمال کو ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ہر مسلمان ان کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر ادا کرے،

(۱) عید کے دن صبح جلدی بیدار ہونا۔ (۲) مسواک کرنا۔(۳)غسل کرنا۔حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ عید الفطر ،یوم النحر اور یوم عرفہ کو غسل فرمایا کرتے تھے۔

(۴) عمدہ کپڑے پہننا جو پاس موجود ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن خوبصورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سبز و سرخ دھاری دار چادر اوڑھتے یہ چادر یمن کی ہوتی جسے بُرد یمانی کہا جاتا ہے۔

(۵)عید کے دن زیب وزینت اور شریعت کے موافق آرائش کرنا مستحب ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں "لوگ کپڑوں کا بہت اہتمام کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض قرض لے کر نئے کپڑے بنواتے ہیں، بعض مستعار (ادھار مانگ کر پہنتے ہیں۔اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ ہر شخص کے پاس موجود کپڑے ان میں سے جو اچھے ہیں وہ پہنے۔

(۶)خوشبو لگانا۔(۷) عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے ان کی تعداد طاق ہوتی تھی یعنی تین، پانچ، سات۔ (صحیح بخاری) حضرت تھانویؒ کہتے ہیں کہ بعض لوگ سویاں پکانا ضروری خیال کرتے ہیں یہ بھی غلط ہے بلکہ جو چاہے پکائے اور چاہے نہ پکائے شرع میں اس (سویاں پکانے کی) تخصیص کی کوئی اصل نہیں ہے۔(۸)عید گاہ جانے سے قبل صدقہ فطر دے دینا۔ صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل، مرد و عورت پر واجب ہے جب کہ وہ زکوۃ کے نصاب کا مالک ہو چاہے اس مال پر سال نہ گزرا ہو۔اپنی طرف سے اپنے نابالغ بچوں کی طرف جو زیر کفالت ہوں نصف صاع(یعنی پونے دو کلو) گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا۔ (۹)عید گاہ جلدی جانا۔(۱۰) عید گاہ میں نماز عید ادا کرنا۔ رسول ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز عید گاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔(صحیح مسلم و صحیح بخاری)(۱۱)رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ سے عید گاہ تشریف لے جاتے اس سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔(بخاری، ترمذی)

(۱۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تک پیدل تشریف لے جاتے۔(سنن ابن ماجہ ترمذی)اس پر عمل کرنا سنت ہے بعض علماء نے مستحب کہا ہے۔

(۱۳)رسول اکرم ﷺ نماز عید الفطر میں تاخیر فرماتے اور نماز عید الاضحی کو جلد ادا فرماتے۔(مشکوٰۃ باب صلوٰۃ)

(۱۴) عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے۔ تکبیر کے کلمات یہ ہیں:اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔

دل کی دنیا

سیدہ فاطمہ طارق

"اللہ اکبر، اللہ اکبر" موذن کی اذانِ مغرب کی آواز ہر طرف گونج رہی تھی اور کاشانہ حیدر میں اپنی ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پہ بیٹھی سحر حیدر اپنی پلیٹ سے انصاف کرتی نظر آ رہی تھی۔

"ارے بھئی، آج تو رمضان سیریز کی پانچویں قسط آئے گی، بہت ہی کمال کا ڈرامہ چل رہا ہے۔ میں تو چلی اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھنے۔" سحر نے سموسوں اور پکوڑوں سے بھری پلیٹ میں اسپیگھٹی کا اضافہ کیا اور ٹی وی لاونج کی طرف چلتی بنی۔

"سحر! مغرب کی نماز پڑھ کے ڈرامہ دیکھنا۔" شہناز بیگم نے اپنی طرف سے دینداری کا ثبوت دیتے ہوئے بیٹی کو نصیحت کی۔ کومل جو شہناز بیگم کی بڑی بیٹی تھی، بس ماں کو دیکھ کر رہ گئی۔ مغرب کی نماز پڑھتے ہی کومل ٹی وی لاونج میں آئی اور اپنے سے دو سال چھوٹی سحر کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"سحر! رمضان رحمتوں، برکتوں اور توبہ کا مہینہ ہے، ہم عام دنوں میں کیا کم گناہ کرتے ہیں، جو رمضان میں بھی باز نہ آئیں؟ چلو جلدی سے شاباش اٹھو، تراویح کا وقت ہونے والا ہے۔ دونوں ساتھ تراویح پڑھتے ہیں۔ پتہ نہیں تم نے مغرب کی نماز پڑھی بھی ہے یا۔۔۔

"اچھا بس آپی، ہر وقت یہ نصیحتیں مت شروع کر دیا کریں۔ ابھی میرا پسندیدہ ڈرامہ آ رہا ہے اور میں یہ کسی طور نہیں چھوڑ سکتی، رمضان کی خاطر بھی نہیں، لہذا آپ جائیں اور مجھے میرا ڈرامہ دیکھنے دیں۔" سحر کومل کی بات کاٹتے ہوئے گویا ہوئی اور کومل نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی۔

رات کے کھانے کے بعد جب دونوں بہنیں اپنے کمرے میں تھیں۔ کومل قرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔ سحر نے موبائل فون سے ایک ماڈل کی تصویر نکالی اور کومل کو دکھاتے ہوئے بولی:

"یہ دیکھیں آپی! میں عید پر یہ والا برانڈڈ جینز اور ٹی شرٹ خریدوں گی۔ عید پر اپنی سب دوستوں اور کزنز کے مقابلے میں سب سے مہنگا اور اسٹائلش جوڑا میرا ہو گا۔"

کومل نے قرآن کی تلاوت مکمل کرنے کے بعد سحر سے کہا: "سحر! اللہ تعالی دکھاوے کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ ہمیں اچھے کپڑے دوسروں کو کمتر ثابت کرنے کے لیے نہیں پہننے چاہیے بلکہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لیے پہننے چاہیے۔"

"ایک تو آپی آپ اور آپ کی نصیحتیں، مجھے تو لگتا ہے آپ کے اندر کوئی بڈھی روح موجود ہے۔" سحر کے اس جواب پر کومل اس کو تاسف سے دیکھنے لگی۔

اگلے دن سحر عید کی خریداری کرنے مال چلی گئی۔ اسٹائلش، برانڈڈ جوڑا لے کر اس کی دل کی مراد پوری

ہو گئی تھی۔ ابھی وہ ڈرائیور کے ساتھ گھر پہنچنے ہی والی تھی کہ اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس کو اور ڈرائیور کو بروقت ہسپتال پہنچایا گیا لیکن ڈرائیور تو جانبر نہ ہو سکا۔ اور سحر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سحر پیروں سے معذور ہوتے ہوتے بچی تھی۔ اللہ نے اسے نئی زندگی دی تھی۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی ایکسیڈنٹ میں متاثر ہوئی تھی۔ وہ ایک مہینے تک وہیل چیئر کے رحم و کرم پر تھی۔ لیکن اللہ کا شکر تھا کہ وہ زندگی بھر کی معذوری سے بچ گئی تھی۔ کبھی شہناز بیگم اس کا صدقہ اتار رہی ہوتیں تو کبھی حیدر صاحب اس پر کوئی وظیفہ پڑھ کر پھونک رہے ہوتے۔ سحر کو تو گویا چپ لگ گئی تھی۔ نہ وہ کسی سے بات کرتی تھی اور نہ پہلے کی طرح ہنستی بولتی تھی۔ روز فزیو تھراپسٹ آ کر اس کو ورزش کراتی اور وہ کسی روبوٹ کی طرح تھراپی کرتی رہتی۔

وہ رات کے اس پہر تہجد پڑھ کے گیلری میں آ کے بیٹھ گئی۔ ہر طرف ہُو کا عالم تھا، ایک گہری خاموشی۔ وہ اپنے رب کو یاد کرنے کے لیے دل کا سکون پانے کے لیے رات کے اس پہر اٹھی اور اپنے رب سے ڈھیروں باتیں کرنے کے بعد گیلری میں آ کر بیٹھ گئی۔ سحر کی اس خاموشی کو کومل نے بہت بار محسوس کیا تھا۔ اس کو گیلری میں اکیلے دیکھ کر وہ سحر کے پاس آ گئی اور اس سے بولی:

"سحر! میری جان، میری پیاری بہن، تم پہلے کی طرح چہکتی کیوں نہیں؟ مجھے وہ پرانی سحر چاہیے جو ہر وقت ہمارے گھر میں کھلکھلاتی رہتی تھی۔"

"نہیں آپی نہیں، آپ دوبارہ سے اُس سحر کا تذکرہ مت کریں، وہ سحر تو کہیں مر گئی ہے اور اس کو مر جانا ہی بہتر تھا۔ جہنم کی ابدی آگ میں روز جلنے سے بہتر یہ تھا کہ اس پرانی سحر نے اس دنیا کا چھوٹا سا عذاب بھگت کر اپنے آپ کو جہنم کے ابدی عذاب سے بچانے کا عزم کر لیا ہے۔ میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے آپی۔ اور میں اس کرب کو دوبارہ یاد بھی نہیں کرنا چاہتی۔ آپ صحیح کہتی تھیں کہ ہمیں کم از کم رمضان میں تو گناہوں سے دور رہنا چاہیے، اپنی غلطیوں کا جائزہ لیں، اپنا محاسبہ کریں، اپنی اصلاح کر لیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں شبِ قدر ہے، اور اس مہینے میں جبرئیل امین تمام بنی نوع انسانی کے لیے قرآن لے کر نازل ہوئے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس مہینے میں اللہ تعالی سے ایسا تعلق بنائیں کہ دنیا کہیں پیچھے رہ جائے اور آخرت ہماری زندگی کا مقصد بن جائے۔ ہم اس دنیا میں رہیں لیکن دل میں اللہ بس جائے۔" یہ کہتے ہوئے سحر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

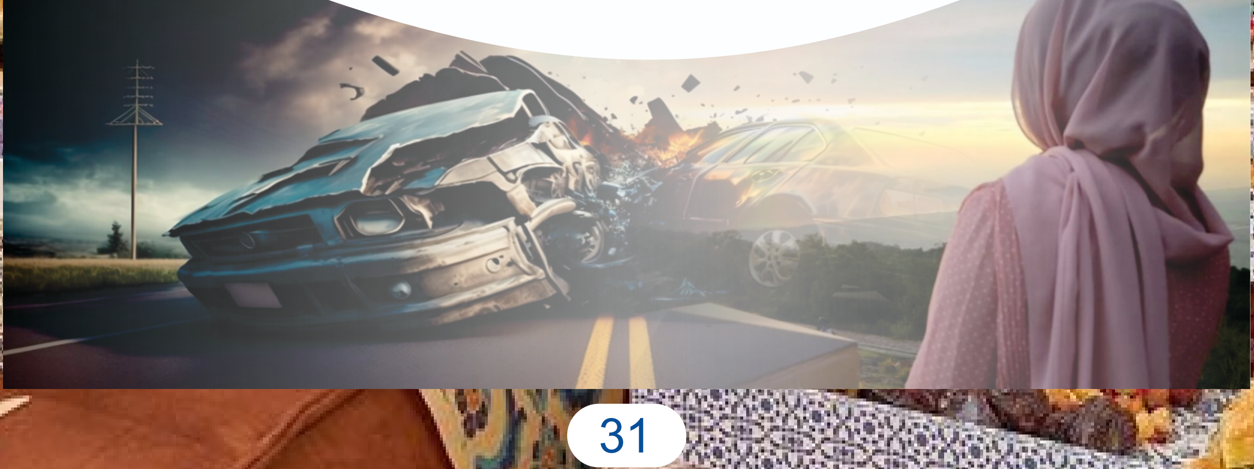

عید

بریرہ بنت محمد طیب

چاند رات کو سب مسجد میں مجلس لگائے بیٹھے تھے اور موضوع فلسطین کے موجودہ حالات تھے۔ سب ہی کچھ نہ کچھ امداد کے لئے دے رہے تھے۔ انھوں نے بھی جیب سے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر مولوی صاحب کو دیتے ہوئے نہایت افسردہ لہجے میں کہا: کاش ہم اس کے علاوہ بھی اپنے مظلوم و بے کس بھائیوں کے لئے کچھ کرسکتے۔

ایک ڈیڑھ گھنٹے میں مجلس برخاست ہوئی۔ مسجد سے نکلے ہی تھے کہ سامنے سے ان کا بیٹا یوشع آتا دکھائی دیا۔

"یوشع بیٹے!" انھوں نے بیٹے کو آواز دی۔

جی ابو!؟ یوشع آواز سنتے ہی فرمانبرداری سے باپ کی طرف بڑھا۔

"بیٹا یہ لو پیسے۔ تمہاری امی نے مہمانوں کے لئے کچھ سودا سلف لانے کو کہا تھا۔ کل عید ہے نا" انھوں نے جیب سے پانچ ہزار کا کڑک نوٹ بیٹے کو دیتے ہوئے کہا۔

"ایک کریٹ پیپسی کا لے آنا ساتھ میں ٹک، اوریو اور پرنس بسکٹس لیتے آنا"

بیٹے کو اسرائیلی پروڈکٹس بتلا کر گھر لوٹتے ہوئے پورے راستے وہ یہی سوچتے رہے کہ کاش ہم فلسطین پر ہونے والے ظلم کو روک سکتے۔ ان کے ساتھ مل کر عید منا سکتے۔ ان خوشیوں کے ترسے بچوں کو عیدی دے سکتے۔

اس بات سے بے خبر کہ اسرائیلی پروڈکٹس کی خریداری کی صورت میں وہ انہیں بم اور بارود کی صورت میں "عیدی" بھجوا چکے ہیں۔

ذرا توجہ فرمائیے

حفصہ محمد فیصل

محترم اور پیاری بہنو!! ایک درخواست کرنی ہے،
ہم سب نے دنیا کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر رکھی ہیں، کچھ نہیں تو کم از کم میٹرک انٹر کی ڈگری تو ہم سب کے پاس ہیں، لیکن کتنے ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم اتنی ڈگریاں لے کر اسلامیات جیسا اہم سبجیکٹ پڑھ کر بھی، پاکی اور ناپاکی کے اہم مسائل کو نہ جان سکے۔

پڑھے بھی ہوں گے تو صرف نمبر حاصل کرنے کے لئے رٹے لگالئے، عملی طور پر نا کسی نے کرنے کا بتایا، نا ہم نے خود کیا، کیونکہ ہمیں سمجھ ہی نہیں ان چیزوں کو۔

آج سوشل میڈیا کے ذریعے اور بہت سارے دوسرے ذرائع کے ذریعے ہمیں کافی چیزیں معلوم ہوتی رہتی ہیں لیکن پھر بھی ان کی اہمیت ہمارے دل میں اب تک نہیں ہم حیض و نفاس اور جنابت سے غسل کے بعد ذہنی طور پر خود کو پاک محسوس کرتے ہیں لیکن ہم فرائض کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے پاک ہوتے ہی نہیں اور اسی بناء پر نا ہماری نماز درست ہوتی ہیں، نا روزہ، نا تلاوت، کتنے ہی افسوس کا مقام ہے کہ ہم پاک ہونے کی نیت کرتے ہوئے بھی پاک نہیں ہو پاتے ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ دین سے دوری، ہماری غفلت!

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی بس آپ کو چند اہم پوائنٹس بتانا چاہوں گی کہ ان چیزوں کو اپنے دھیان میں رکھیں، ان کو ذہن نشین کریں۔ اور اپنی بہنوں، بیٹیوں اور امیوں کو اس چیز کا بتائیں۔

کہیں! ایسا نہ ہو کہ ہماری چالیس سال، پچاس سال ۶۰ سال کی زندگی کی ساری ٹوٹی پھوٹی عبادتیں بھی ضائع ہو رہی ہو اور ہمیں علم ہی نہ ہو رہا ہو، اور ہم جب قبر میں پہنچیں، روز محشر حساب کتاب کے لئے کھڑے ہوں، تو ہماری عبادتوں کا جو تھوڑا بہت دفتر ہو، وہ خالی ہو۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ "پندرہ دن سے پہلے حیض نہیں آسکتا پاکی کا زمانہ کم از کم "۱۵" دن لازمی ہے اس سے پہلے آپ کو خون نظر آیا تو یہ حیض نہیں کہلائے گا۔ اسے "استحاضہ" کہتے ہیں، یہ ایک بیماری ہے اس کا علاج کروانا چاہیے اور ان دنوں میں آپ اسی طرح اپنے آپ کو حیض کی طرح ہی ٹریٹ کریں گی لیکن نماز وغیرہ سب کچھ ادا کرنا ہے۔ (مزید تفصیلات اپنے مسئلے کے مطابق کسی مفتی صاحب سے پوچھ کر عمل کریں)

دوسری بات یہ کہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا اگر گیارہواں دن ہو گیا تو وہ آپ کا حیض نہیں ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ تین دن سے کم اور ۱۰ دن سے زیادہ حیض نہیں ہوتا۔

حیض سے اور نفاس سے پاک ہونے کی تاریخ اپنی کسی ڈائری یا کیلنڈر پر لکھ کر یاد رکھیں۔ یعنی جس دن غسل کیا ہے اس دن کی تاریخ پر دائرہ بنالیں تاکہ اگلی دفعہ اگر تاریخ آگے پیچھے ہو تو آپ کو مشکل نہ ہو اسی طرح نفاس زچگی

(ڈیلوری) ہونے کے بعد جب آپ پاک ہوئیں اس کی تاریخ تو خصوصی کسی ڈائری میں لکھ کر رکھیں کیونکہ لمبے عرصہ کے وقفے کے بعد اگلی ڈیلوری پر آپ کو پتہ ہو۔

اسی طرح غسل کے فرائض لازمی لازمی یاد رکھیں۔ غسل کے تین فرائض ہیں۔

اور ان پر عام نظافت کے غسل میں بھی عمل کریں تاکہ آپ کے ذہن نشین ہو جائیں۔

۱) منہ بھر کے کلی کرنا غرارے والی تاکہ پورا منہ حلق تک صاف ہو جائے۔

۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔ (نرم ہڈی تک پانی پہنچنے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی ناک میں اتنا اونچائی تک پہنچے کہ جو ہڈی ہوتی ہے اوپر کی جسے بانسہ کہتے ہیں وہاں پر جلن محسوس ہو، اس سے حلق بلکل صاف ہو جائے گا) وضو میں بھی ہم ناک میں پانی چڑھاتے ہیں لیکن وضو میں عام طور سے اتنا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے اور وضو میں یہ فرض بھی نہیں ہے لیکن پاکی کے غسل میں یہ فرض ہے اور ہمیں یہ لازمی کرنا ہے۔

۳) سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک پورے جسم پر ایک بار اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

سوال: بال برابر کسے کہتے ہیں؟

ہمارا جو ایک رواں ہوتا ہے جس میں سے ایک چھوٹا سا بال نکلتا ہے، ہم اپنے ہاتھوں پر اسے دیکھیں تو نظر آتا ہے، اسے رواں کہتے ہے۔ اتنی جگہ بھی خشک نہ رہے ہم اتنے اہتمام سے نہائیں، اگر اس میں کوئی کمی بیشی رہ جائے تو اللہ تعالی بخشنے والے ہیں لیکن ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ جاری ہے ------------------

- اچھی عادات کی مالکہ نیک اور پارسا عورت اگر فقیر کے گھر میں بھی ہو تو اسے بھی بادشاہ بنا دیتی ہے۔
- دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشان حالی و تنگی میں پکڑتا ہے۔
- بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔
- بھوک اور مسکینی میں زندگی گزارنا کسی کمینے کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بہتر ہے۔
- شیریں کلام اور نرم زبان انسان کے غصے کی آگ پر پانی کا سا اثر رکھتی ہیں
- رزق کی کمی اور زیادتی دونوں ہی برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔
- دنیاداری نام ہے اللہ سے غافل ہو جانے کا۔ ضروریات زندگی اور بال بچوں کی پرورش کرنا دنیاداری نہیں ہے۔

لاپرواہی کہیں یا قسمت کا لکھا

صدیقہ ابراہیم

دسمبر کی سرد راتوں میں، کمرے میں نیم اندھیرا کیے، ہادیہ رب کے حضور مصلی بچھا کر کھڑی ہوگئی۔ ڈاکٹر نے ایک فیصد بھی امید نہیں دکھائی تھی۔ اور اب مایوس ہو کر رب کے دربار میں اس نے اپنی جھولی پھیلائی۔

ڈاکٹر کے الفاظ ہتھوڑے کی مانند اس کے سر پہ لگ رہے تھے۔ اسے یاد تھا کتنی خوش تھی وہ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہوئے، اور واپسی؟

کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح ہوئی۔!

کانپتے جسم اور لرزتے ہاتھوں سے اپنی رپورٹس تھامے وہ ڈاکٹر کے کمرے سے باہر آئی۔ ماں کی پریشان اور شوہر کی سوالیہ نظروں نے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا تھا۔ ویٹنگ ایریا میں، اپنی سسکیاں دبائے، منہ پر ہاتھ رکھے، نفی میں سر ہلاتے، وہیں ماں کے پاس کرسی پہ ڈھیر ہوگئی۔ ڈاکٹر نے فوراً ابارشن کروانے کا کہا تھا اور یہ خبر اس پہ بجلی بن کر گری۔

شادی کو ابھی چار ماہ ہوئے تھے اور اللہ پاک نے ان پر کرم کیا تھا اور انہیں ننھی کلی کے آنے کی خوش خبری دی۔ کتنے خوش تھے سب، ابھی کل کی تو بات تھی، جب فیس بک پہ اسکرولنگ کرتے ہوئے ایک خوب صورت جھولے کی تصویر اس کے سامنے آئی، بڑا اور بہت ہی خوب صورت جھولا جس میں دو سال تک کا بچہ آرام سے آسکتا تھا۔ یعنی میرا بچہ دو سال تک اس میں سو سکتا ہے۔

تصور ہی تصور میں اپنے بچے کو اس میں رنگین کھلونوں سے کھیلتا، ہنستا، مسکراتا، شرارتیں کرتا پایا۔ کتنا خوب صورت احساس تھا ناں۔! اس کی آنکھوں میں جگنو چمکنے لگے تھے۔

دل بے اختیار سجدہ ریز ہوا، آنسو پونچھ کر فورا جھولے کی پکچر موبائل کی گیلری میں سیو کر دی تھی۔ اور آج ویران آنکھیں لیے وہ اپنے رب کے حضور سوالی تھی!

کوئی معجزہ دکھا دیں الہی!

میں کبھی مایوس نہیں لوٹائی گئی، مجھے اپنے در سے نواز دے اله العالمین! رو رو کر اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ آنکھوں سے سیل رواں تھا۔ کافی دیر جائے نماز پہ گزار کر وہ سونے کے لیے جائے نماز طے کر کے اٹھ گئی۔

اگلے دن وہ صبح دس بجے امی اور سعد کے ساتھ ہسپتال کے لئے نکل گئی۔ ہسپتال چونکہ گھر سے کافی دور تھا تو امی نے زبردستی ایک بیگ پیک کروا کر اپنے ساتھ لینے کو کہا۔

"امی! کچھ نہیں ہوگا، ہو سکتا ہے ڈاکٹر کچھ امید دلائے، ممکن ہے دوائیوں سے ٹھیک ہو جائے، ان شاء اللہ ایڈمٹ ہونے کی نوبت نہیں آئے گی”

اس کا دل اس بات کو تسلیم کرنے سے انکاری تھا، کہ اس کا بچہ جو دو ماہ سے اس کے وجود کا حصہ تھا کیسے؟ آخر کیسے وہ ضائع کروا دے؟ لیکن انہون نے اس پہ صرف ایک خاموش نظر ڈالی۔ وہ ماں تھیں اولاد کا دکھ سمجھ سکتی تھیں لیکن وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھیں۔

ایک ماہ پہلے جب ہادیہ کا ملیریا پازیٹو آیا تو وہ فورا اسے

قریبی کلینک لے گئیں۔وہ خود بھی کئی بار یہاں سے چیک اپ کرواچکی تھیں،اور اس ڈاکٹر سے مطمئن تھیں۔لیکن بد قسمتی سے وہاں کی لیڈی ڈاکٹر نے ہادیہ کو ملیریا کی دوائیاں لکھ کر دیں جو اس نے بغیر سوچے سمجھے کھالیں۔

کچھ دنوں تک توسب ٹھیک چل رہا تھا جب اچانک اسے کمر میں ہلکا ہلکا درد شروع ہوا،فوراً ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا تھا جہاں یہ خبر ملی کہ "بچے کی دھڑکن نہیں ہے،ہم پھر بھی اپنی طرف سے کوشش کرتے ہیں، آپ پندرہ دن کی دوائیاں کھا کر دوبارہ چیک اپ کے لئے آئیے گا" دعاؤں کے ساتھ ساتھ دوائیں بھی جاری تھیں اور آخرکار پندرہواں دن بھی آ پہنچا۔"سوری! بچے کی دھڑکن تھوڑی بہت ہوتی تو ہم دوائیوں سے ٹھیک کر سکتے تھے، لیکن آپ کے بچے کی دھڑکن بالکل بھی نہیں آئی ہے،حالانکہ آٹھ ہفتے ہو چکے ہیں آپ DNC کروادیں"

ڈاکٹر نے اپنے پیشاورانہ انداز میں اسے یہ خبر سنا کر الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹس اسے تھمائی۔اور وہ وہیں ساکت ہوگئی، دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔

سعد کو جیسے ہی معلوم ہوا وہ اگلے دن کراچی میں ایک اچھی گائناکالوجسٹ کے پاس ہادیہ کو لے گئے۔لیکن پانی سر سے اونچا ہو گیا تھا،ساری ٹیسٹیں اور الٹرا ساؤنڈ دوبارہ ہوئے لیکن وہی سب آرہا تھا۔

جب اس نے گائناکالوجسٹ کو بتایا کہ حمل کے شروع میں ملیریا کی دوائیاں لی تھیں تو انہوں نے ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔"بیٹی! آپ کو معلوم نہیں تھا کہ پریگنینسی میں ملیریا کی دوائیاں نہیں لیتے؟ آنسو کا گولا حلق میں اٹکا تھا۔وہ کیا کہتی؟ کچھ بھی نہیں بچا تھا کہنے کو۔" آپ اگر انتظار کرنا چاہتی ہیں تو بے شک کریں لیکن یہ آپ کے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ابھی ایڈمٹ ہو جائیں اور مایوس نہ ہوں ان شاء اللہ پاک آپ کو جڑواں بچے عطا کریں گے" انہوں نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس کی پیٹھ تھپتھپا کر تسلی دی۔اور وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

شام کو اس کی آنکھ ہسپتال کے روم میں کھلی،ڈرپ کے ذریعے گلوکوز قطرہ قطرہ اس کے جسم میں داخل ہو رہا تھا۔ اسے ہوش میں آتا دیکھ کر خدیجہ بیگم اس کے قریب آئیں۔ "شکر ہے تمہیں ہوش آیا بیٹی! تم ٹھیک ہو؟" انہوں نے اس کی پیشانی چوم کر پیار سے پوچھا:"امی! ام میرا ب بچ بچہ! کچھ تھا جو خالی خالی لگ رہا تھا،ہاں سب ختم ہو گیا،سارے خواب چکنا چور ہوئے تھے،اور اس نے اپنا بچہ اپنے جسم کا ایک حصہ کھو دیا تھا۔!اس کی تھوڑی سی لاپرواہی نے اسے خسارے میں ڈال دیا اور وہ خالی ہاتھ رہ گئی۔

پیاری بہنوں! یہ ایک سچی کہانی ہے صرف کردار بدلے گئے ہیں،ہمارے ہاں ایسے تین چار کیسز ہوئے ہیں۔ اس تحریر کے ذریعے میں آپ تمام سے گزارش کرتی ہوں کہ حمل کے دوران خصوصاً ابتدائی دنوں میں کسی بھی قسم کی پین کلر یا اینٹی بائیوٹک نہیں لیا کریں۔تھوڑی سی اپنی طبیعت میں اونچ نیچ دیکھیں تو فوراً کسی اچھی گائناکالوجسٹ کے پاس جائیں اور سب کچھ تفصیل کے ساتھ انہیں بتائیں۔!

یوم الجائزہ

بنت صدیقی کاندھلوی

مسلمان اپنی فطرت، عقائد، نظریات، عادات و اطوار اور مذہبی تہوار میں اقوام عالم میں انفرادی و امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی، اسلام پاکیزگی، طہارت میں بے مثال نفیس، پاک وطاہر مذہب ہے جو نفاست کو پسند کرتا ہے اسی لیے اسلام پسند لوگوں کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں نکھرا، مصفا، ستھرا غلاظت سے پاک اخلاص سے مزین پیش ہوتا ہے۔

تو یوں سمجھیں عید کا تہوار بھی فطرانے سے سارے ماہ صیام کی غلطیوں کوتاہیوں کو دھو کر مسلمانوں کو انعام کے طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

عید کا لفظ عود سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں لوٹ کر آنا بار بار آنا چونکہ ہر سال رمضان المبارک کے بعد مسلمانوں کو انعام یا تحفہ کے طور پر دیے جانیوالا دن ہے اس لیے اسے عید الفطر کہتے ہیں صدقہ فطر یا فطرانہ اسلامی اصطلاح میں رمضان کے روزوں کا صدقہ روزے داروں کے لیے طہارت اور روزوں کی تکمیل کا ذریعہ ہے اسکی ادائیگی میں یہ حکمت پوشیدہ ہے یعنی روزے میں مبادا کوئی کوتاہی ہو گئی اسکی تلافی اور صدقہ فطر سے ہو جاتا ہے یعنی قصدا یا سہوا کوئی لغو یا بیہودہ حرکت سرزد ہو گی جس سے روزے کی فرضیت و قبولیت متاثر ہو اسکا کفارہ صدقہ فطر کی ادائیگی ہے، دیگر اس پر مسرت موقع پر نادار، غریب غرباء، حاجتمند اور مساکین کے گھروں میں عید کے دن بھی روزے جیسا سماں ہوتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے شفقت و محبت کی وجہ سے مالدار پر صدقہ فطر ضروری قرار دیا، اسطرح پر مسرت موقع پر حاجتمندوں کی حاجت روی اور شکم سیری کا انتظام ہو جاتا ہے اسلیے صدقہ فطر دینا لازم ہے

عید کے دن کو یوم الجائزہ یعنی انعام والا دن اور رات جسکو عرف عام میں چاند رات کہتے ہیں لیلۃ الجائزہ کہلاتی ہے اسرار اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انعامات کی بارش برساتا ہے

عید کے دن بہار دانگ عالم میں خوشی و شادمانی کا سماں ہوتا ہے مسلمانوں کی خوشی دیدنی ہوتی بچے، بوڑھے جوان ہر ایک چہرہ تابناک نظر آتا ہے

نوید عید الفطر چاند کا دیدہ ور نظارہ تو اس چاند رات کی بڑی فضیلت و برکت لیے ہوئے ہے جسے انعام کی رات یعنی لیلۃ الجائزہ کہا گیا ہے جس میں بارگاہ ایزدی میں روزے داروں کو انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے اس رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں اسی لیے چاند رات بھی خرافات لہو و لعب میں گذارنے کے بجائے دعا و عبادت میں گزارنی چاہیے تاکہ ماہ صیام کا انعام عید کے دن حقیقی استحقاق کی صورت میں حاصل کر سکیں۔

تبصریں

آج اٹھارہ
رمضان المبارک
بروز جمعۃ المبارک
نماز فجر اور معمولات سے فارغ ہو کر لیٹے ہوئے موبائل کو اٹھایا تو جیسے ہی وٹس ایپ اوپن کیا ایک خوبصورت میسج منتظر تھا کہ الحمد للہ ہمارا رمضان المبارک کا خصوصی شمارہ پیام حیاء ویب سائٹ پر شائع ہو چکا ہے تو فوری دیے ہوئے لنک پر کلک کیا تو ایک خوبصورت سرورق پر نظر پڑی جاذب نظر سرورق اور سرورق پر لکھا ہوا جملہ کہ پہلی بار منظر عام پر بانی درس قرآن ڈاٹ کام کا انٹرویو آگے صفحہ پلٹا تو فہرست بھی تقاضا کر رہی تھی کہ سب کچھ فوری پڑھ لیا جائے مگر ہائے نیند کا غلبہ خیر سرسری نظر دوڑائی اور انٹرویو تک پہنچا چند چند سطور پڑھی اور حضرت کی کاوش اور لگن اور ہمت دیکھ کر رشک آیا کہ کیسے کیسے ہیرے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیے ہوئے، اللہ تعالیٰ اس ادارے کی ٹیم اس میگزین کی ڈیزائننگ سے لے کر مضامین کو ترتیب دینے والے تمام احباب کو اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے اور ادارے کو دن چوگنی ترقی عطاء فرمائے آخر میں بس یہ کہوں گا مضامین اپنی جگہ مگر شمارے کی ڈیزائننگ اور ترتیب کمال ہے۔(ابو حسن)

نہایت ہی عمدہ ایڈیٹنگ کھول کر فقط دیکھنے سے ہی مزہ آگیا۔اللہ تعالیٰ آپکو کامیابیوں سے نوازے (میمونہ اعظم)

ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ۔رسالے کا معیار بہترین ہوتا جا رہا ہے، خاص طور پر ڈیزائننگ کا۔(عبد الصبور شاکر)

ماشاءاللہ بہت اچھی اور سبق آموز تحریر ہیں اس پر اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ماشاءاللہ اجمل شفیع صاحب کا انٹرویو بھی بہت اچھا ہے انھوں نے بہت خلوص اور محنت سے علما کو عام عوام سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔خواتین کے مسائل پڑھ کر علم میں مزید اضافہ ہوا بعض واقعات اور تحریر ایسی ہیں رسالے میں کہ لگتا تھا کہ میں پڑھتے ہوئے اسی جگہ پر ہوں کبھی حرم میں ہوں تو کبھی غزہ میں تو کبھی دبئی میں جہاں سب لوگ الگ الگ وقتوں میں روزے کھول رہے ہوتے ہیں۔

سموسہ کی ترکیب بھی آسان اور مزے کی ہے اور حدیث کی تو کیا ہی بات ہے،اور باقی بھی بہت اچھی تحریریں ہیں ساری تحریروں کا ذکر کرتے ہوئے میسج لمبا ہو جائے گا۔ اور ہاں اس کی ایڈیٹنگ اور گرافکس بہت منفرد اور خوبصورت ہیں اس لئے تحریر پڑھتے ہوئے مزا بھی آرہا ہے ماشاءاللہ سب نے ہی بہت محنت سے اس رسالہ کو سجایا ہے (زوجہ محمد اقبال)

بہترین ماشاءاللہ لکھاریوں کو بہت مبارک منہ میں پانی آگیا لکھنے کے لیے (فرزانہ)

بہت ہی دیدہ زیب میگزین ہے۔سرورق سے لے کر ہر صفحہ نہایت جاذب نظر۔(فاطمہ طارق)

عید میں غریبوں کو ضرور یاد رکھیں

اسد اللہ جمالی نیو سعید آباد

عید مسلمانوں کے لیے ایک اہم دن ہے یہ دن ہر امیر و غریب کے لیے یکساں اہمیت کا حامل ہے امیر و غریب دونوں خوشیاں مناتے ہیں۔

لیکن بہت سے ایسی چیزیں جو صرف امیروں کو تو میسر ہیں لیکن اس مہنگائی کی دور میں غریب صرف سوچ ہی سکتے ہیں۔ نتیجتاً غریبوں میں احساس کمتری پیدا ہوتی ہے اور غرباء کے بچے حسرت بھری نظروں سے امیر بچوں کو دیکھتے ہیں اور ان کے دل دکھی ہوتی ہیں اس لیے اپنے آس پاس والوں کو عید کی خوشیوں میں بھرپور شامل ہونے کا موقع دیں اپنے مال سے غرباء کی مدد کریں اس کا بہترین آپشن صدقہ فطر ہے۔ اور صدقہ فطر عید سے پہلے رمضان میں ہی ادا کرنا چاہیے تاکہ غرباء اپنے لیے خریداری کر سکیں۔

جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹائون پاکستان کا بہت بڑا دینی ادارہ ہے ان کے دار الافتاء کے مطابق اس بار صدقہ فطر پیسوں کی صورت میں یہ قیمتیں ادا کرنی ہو گی۔

گندم ۳۰۰روپے جو خالص ۸۰۰روپے کھجور ۲۱۰۰روپے کشمش ۳۵۰۰روپے ہے۔

میں نے اکثر امیر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ صدقہ فطر گندم سے ادا کرتے ہیں لیکن گندم کا صدقہ فطر متوسط لوگوں کو دینا ہے امیر لوگوں کو چاہیے کہ وہ صدقہ فطر کھجور اور کشمش کی میں صورت ادا کریں تاکہ اس طرح غریبوں کا مالی امداد بہت اچھی طرح سے ہو اور وہ خوش خرم رہیں۔

دی نون آن لائن اکیڈمی
کی جانب سے صرف بہنوں کے لئے
فہم دین کورس
گھریلو اور جاب والی خواتین، کالج ویونیورسٹی کی بچیوں کیلئے شاندار موقع
وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے تحت آن لائن
دوسالہ دراسات دینیہ کورس کرنے کا موقع فراہم کیا جارہا ہے۔
عنوانات
1 تجوید قرآن مجید
2 ترجمہ مع تفسیر
3 احادیث مبارک
4 فقہی مسائل
5 سیرت النبی ﷺ
6 معاشرتی اخلاقیات
7 عربی گرائمر
آغاز۔۔۔شوال ۱۴۴۵
شرائط داخلہ
میٹرک کی تعلیم
وقت مکمل دیں
کلاسز
اسباق ریکارڈنگ کی صورت میں ہوگا
دن
پیر تا جمعرات
فیس
رجسٹریشن 1000
ماہانہ 1000
اس کورس میں وفاق المدارس کا نصاب پڑھانے کے ساتھ ساتھ طالبات کو مختلف سکلز بھی سکھائے جاتے ہیں۔جس میں موبائل اور کمپیوٹر کورسز شامل ہیں۔
داخلہ جاری ہے
رجسٹریشن کے لیے
0313 2127970
noononlineacademy
Thenoononlineacademy

The Noon Online Academy
اسکول، کالج، ملازمت پیشہ اور گھریلو خواتین کے لیے
گھر بیٹھے قرآن کا ترجمہ تفسیر پڑھنے، قرآن فہمی کے علوم سیکھنے اور تدبر قرآن کا نادر موقع
آن لائن
دورہ تفسیر القرآن
تعلیم یافتہ خواتین ہی اپنے خاندان اور معاشرے میں خوشحالی اور مثبت تبدیلی لاسکتی ہیں
آغاز 22 اپریل 2024 بروز پیر
بذریعہ
واٹس ایپ
ایام
پیر، منگل، بدھ، جمعرات
فیس
500
ماہانہ
تعلیم
لکھنا پڑھنا جانتی ہو
دورانیہ
ایک سال
وقت
باہمی مشاورت سے طے ہوگا
دورے کی تکمیل پر کامیاب طالبات کو سند جاری کی جائے گی
خصوصیات
مختصر عربی گرائمر
لفظی وبامحاورہ ترجمہ
جامع تفسیر
شان نزول
منتخب سورتوں کا حفظ
کمپیوٹر سکلز
قابل محنتی معلمات کا انتخاب
طالبہ کی ہر لحاظ سے یومیہ رپورٹ
تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
دارالافتاء سے دینی مسائل کی آگاہی
رجسٹریشن کیلئے رابطہ کیجیے 092-313-2127970